Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۷

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (الہام حضرت مسیح موعود)

فون نمبر ۲۹

جلسہ سالانہ نمبر سنہ ۱۹۷۳

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دھلوی

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

بیرونی ممالک	
سالانہ:	
بحری ڈاک	۶۰ روپے
ہوائی ڈاک	
لنڈن و افریقہ	۲۰۷ روپے
کینیڈا و امریکہ	۲۷۰ ر
انگلینڈ و امریکہ	۲۳۰ ر
اسلامی ممالک:	
ہوائی ڈاک	۱۴۷ ر

شرح چندہ	
سالانہ	۳۰ روپے
ششماہی	۱۶ ر
سہ ماہی	۹ ر
ماہوار	۳/۷۵ ر
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰ ر
فی پرچہ	۱۵/. ر
خطبہ نمبر	۲۰/. ر

جلد ۶۲/۲۷ | ۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۳ھ ۲۷ ماہ فتح ۱۳۵۲ ہش ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۹۴

تاریخی دورہ مغربی افریقہ کی ایک یادگار تصویر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ایک دعوتِ طعام کے موقع پر نائیجیریا میں سوڈان کے سفیر ہز ایکسی لینسی میجر جنرل احمد الشریف الحبیب سے گفتگو فرما رہے ہیں حضور کے بائیں جانب جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کے جنرل پریذیڈنٹ محترم جناب الحاج ابوبکری بیٹھے ہیں یہ دعوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت قرآن عظیم کے عظیم منصوبہ کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کا سفر یورپ ۱۹۷۳ء

انگلستان اور سوئٹزرلینڈ میں حضور کی مصروفیات کے بعض مناظر

لنڈن مشن

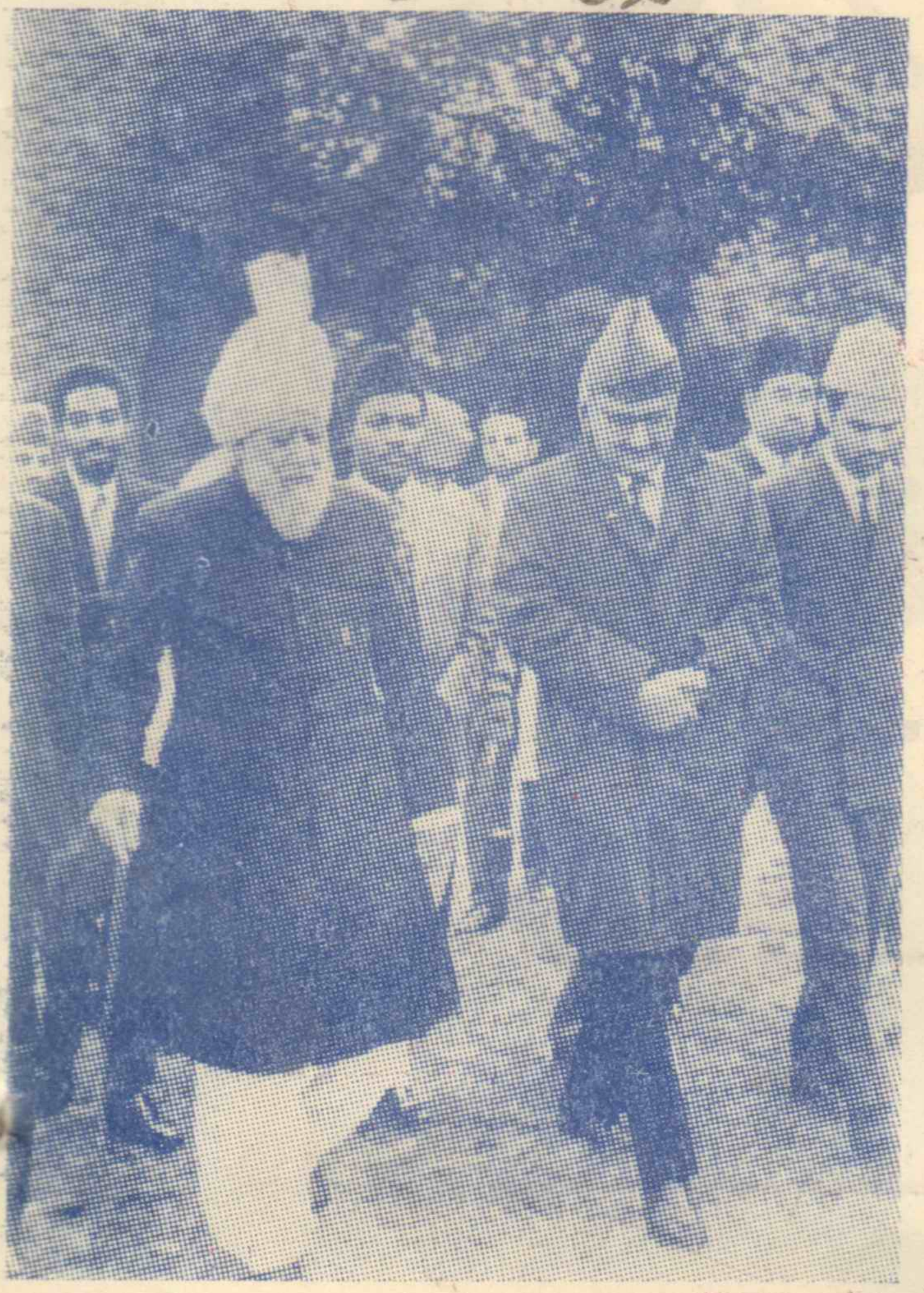

حضور احمدیہ مشن لنڈن میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ہمراہ

یورپ کے احمدی مبلغین اسلام

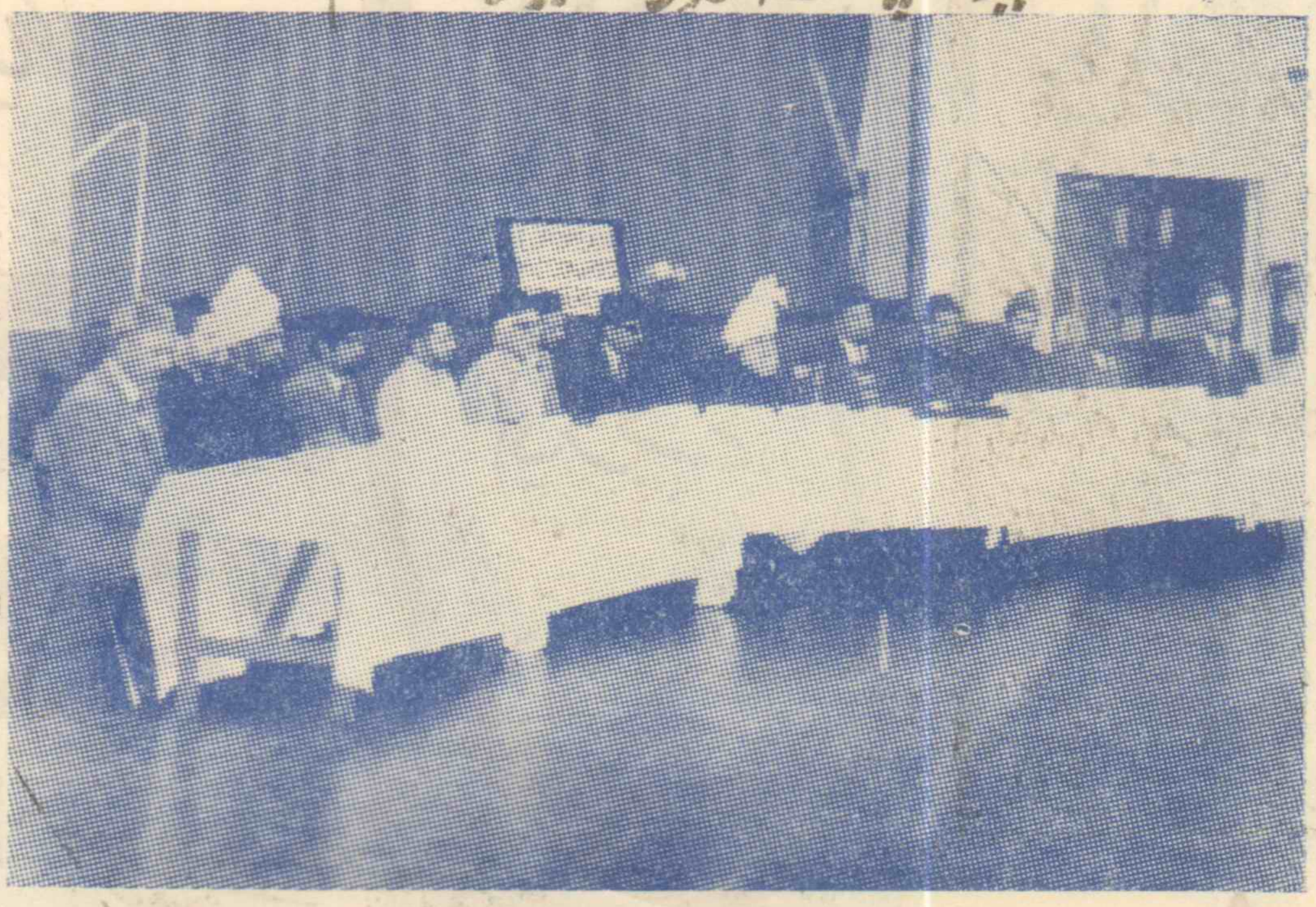

حضور یورپ کے احمدی مبلغین اسلام کی کانفرنس منعقدہ لندن کی صدارت فرما رہے ہیں

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ

حضور کے اعزاز میں احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کی طرف سے ۲۵ اگست ۱۹۷۳ء کو ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا
حضور بعض ممبران اور مدعوین کے درمیان تشریف فرما ہیں

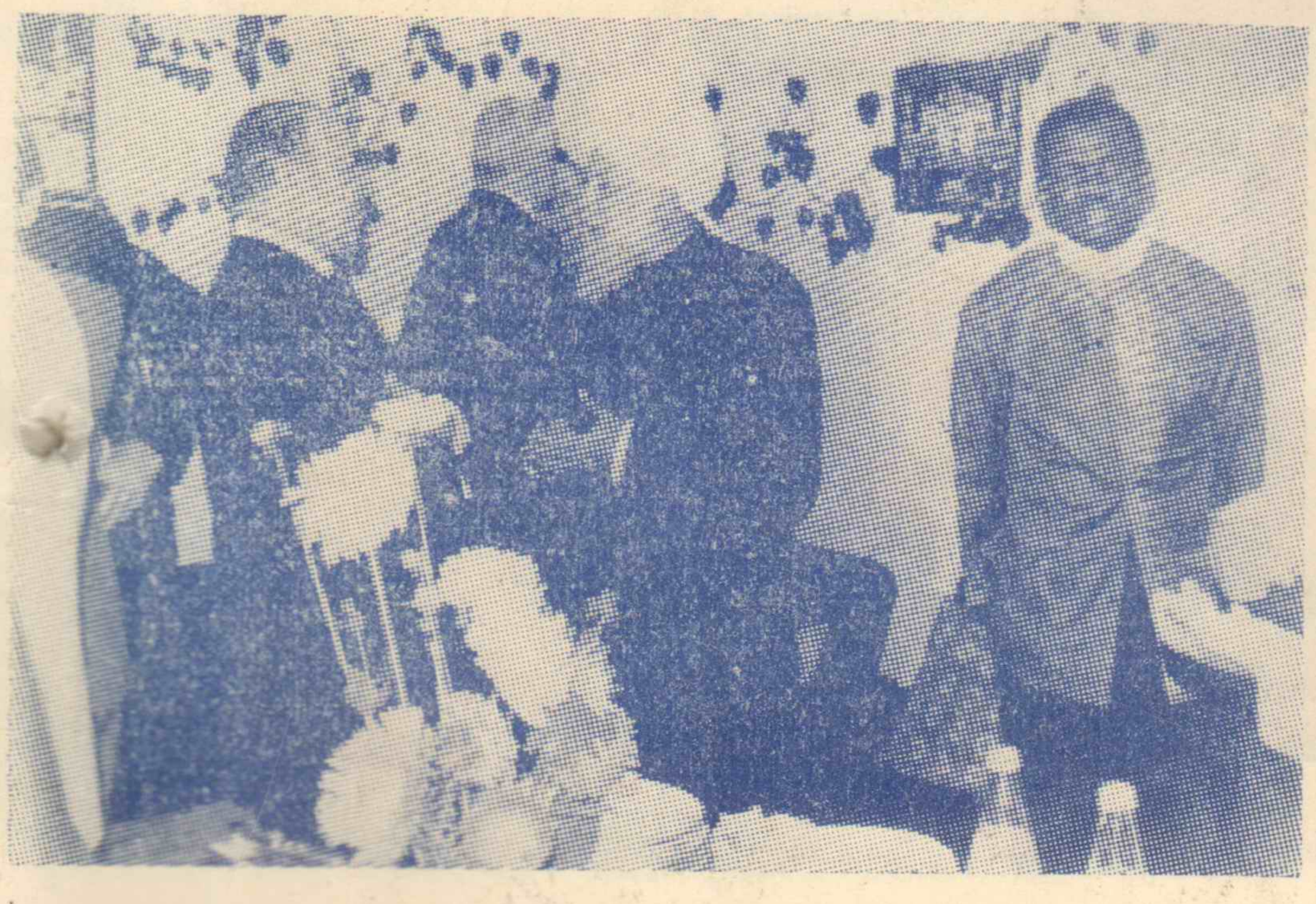

حضور دعوت طعام میں جنرل محمد یوسف صاحب سفیر پاکستان مقیم سوئٹزرلینڈ کے ساتھ محو گفتگو ہیں

نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت جاری ہونے والے احمدیہ سیکنڈری سکول گوساؤ (نائیجیریا) کی افتتاحی تقریب

نارتھ ویسٹرن سٹیٹ نائیجیریا کے کمشنر تعلیم الحاج ابراہیم گوساؤ افتتاحی تقریر کر رہے ہیں (۸ جولائی ۱۹۷۱ء)

احمدیہ سیکنڈری سکول اجے بو سیرالیون کی افتتاحی تقریب (منعقدہ ۵ جولائی ۱۹۷۱ء)

سیرالیون کے وزیر صحت مسٹر سما. پی. فورے خطاب کر رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِرشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآنِ کریم وہ یقینی کلامِ الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا شعشہ تک دخل نہیں ہے

قرآنی حقائق و معارف ہر زمانہ کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق کھلتے چلے جاتے ہیں

یہ ایک شیر کی طرح میدان میں آکر دنیا میں اپنا غلبہ ظاہر کرے گا

"قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں اِنسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک کا دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالےٰ کا ہی کلام ہے اور کسی فرقہ اسلام کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں۔ اس کی ایک ایک آیت اعلےٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے وہ وحی متلو ہے جس کے حرف حرف گنے ہوئے ہیں۔ وہ بباعث اپنے اعجاز کے بھی تبدیل اور تحریف سے محفوظ ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۵۲۹-۵۲۸)

"قرآن کریم کے دقائق و معارف وحقائق بھی زمانہ کی ضرورت کے موافق ہی کھلتے ہیں مثلاً جس زمانہ میں ہم ہیں اور جن معارف فرقانیہ کی، بمقابل دجالی فرقوں کے ہمیں اس وقت ضرورت آپڑی ہے وہ ضرورت ان لوگوں کو نہیں تھی جنہوں نے ان دجّالی فرقوں کا زمانہ نہیں پایا سو باتیں ان پر مخفی رہیں اور ہم پر کھولی گئیں۔" (ازالہ اوہام ص۶۲۹)

"دیکھو دنیوی علوم جو اکثر مخالفِ قرآن کریم اور غفلت میں ڈالنے والے ہیں کیسے آج کل ایک زور سے ترقی کر رہے ہیں اور زمانہ اپنے علوم ریاضی اور طبعی اور فلسفہ کی تحقیقاتوں میں کیسی ایک عجیب طور کی تبدیلیاں دکھلا رہا ہے کیا ایسے نازک وقت میں ضرور نہ تھا کہ ایمانی اور عرفانی ترقیات کے لئے بھی دروازہ کھولا جاتا تا شر ور محدثہ کی مدافعت کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی۔ سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور خدا تعالےٰ نے ارادہ کر لیا ہے تا قرآنِ کریم کے عجائبات مخفیہ اس دُنیا کے متکبّر فلسفیوں پر ظاہر کرے ....

... اب وہ (قرآن کریم) ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا۔ ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور دُنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا۔ اور غلبہ دکھائے گا۔ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی پیشگوئی پُوری کر دے گا اور پیشگوئی وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ کو روحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا۔ کیونکہ دین کا زمین پر بوجہ کمال قائم ہو جانا محض جبر و اکراہ سے ممکن نہیں۔ دین اُس وقت زمین پر قائم ہوتا ہے کہ جب اس کے مقابل پر کوئی دین کھڑا نہ رہے اور تمام مخالف سپر ڈال دیں۔ سو اب وُہی وقت آگیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۹ و ۶۸۰۔ طبع اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۷۳ء

خدائی کام جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں

بیج دیکھنے میں ایک ننھا سا دانہ ہوتا ہے لیکن اپنی جگہ ایک کائنات سے کم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ وسیع و عریض کائنات (جسے انگریزی میں "یونیورس" کہتے ہیں) ایک نہایت درجہ محکم و ابلغ نظام میں بندھی ہوئی ہے۔ بے شمار مخفی قوتیں اور استعدادیں ایک مقررہ اندازے اور باہمی تناسب و تجاذب کے ساتھ اس میں ہر لحظہ اور ہر آن کارفرما ہیں جو اسکے قیام و بقا اور نشوو ارتقاء کا موجب بنی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ایک ننھے سے بیج میں بھی نشوونما اور عروج و ارتقاء کی ایسی ایسی قوتیں اور استعدادیں نیز ایسے ایسے خواص و اوصاف اور فوائد و اثرات پوشیدہ ہوتے ہیں کہ انسان کے لئے ہمہ دانی کے ادعا کے باوجود ان سب کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔

دیکھنے میں وہ ایک ننھا سا بیج ہی ہوتا لیکن ایک تناور درخت کی عظیم جسامت اور اس کا پورا پھیلاؤ یعنی اس کا مضبوط و مستحکم تنا، لمبے لمبے ٹہنے، دور دور تک پھیلی ہوئی شاخیں، ہرے بھرے گھنے دار پتے، رنگین و خوشبودار پھول، خوش رنگ و خوش ذائقہ پھل اور پھر ان میں سے ہر ایک کے جداگانہ خواص اور فوائد و اثرات —— مختصر یہ کہ ایک پوری کائنات اس ننھے سے بیج میں سمائی ہوئی ہوتی ہے۔ گو مادی آنکھوں کی بصارت سے بیج میں پوشیدہ کائنات کا نظارہ کرنا ممکن نہیں ہوتا لیکن دل کی آنکھ اور اس کی بصیرت کی مدد سے اس ننھے بیج میں ایک مخفی کائنات کو مع اس کی تمام جزئیات کے بآسانی دیکھا اور پرکھا جا سکتا ہے۔ ایک بیج پر ہی کیا حصر ہے کائناتِ ارضی و سماوی کے ذرہ ذرہ میں یکسر جداگانہ نوعیت کی اپنی ایک منفرد کائنات چھپی ہوئی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا"

بعینہٖ اسی طرح مامور من اللہ کا وجود بھی ابتداء میں ایک بیج کی مانند ہوتا ہے۔ اسی بیج کی مانند جس میں ایک تناور درخت اپنے تمام تر پھیلاؤ اور بلندی اور سرسبزی و شادابی کے ساتھ سمایا ہوا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اپنے ہاتھ سے اسے زمین میں بوتا ہے، خود ہی اس کی آبیاری کرتا ہے اور جب یہ اپنا سبزہ نکالتا اور زمین میں جڑ پکڑتا ہے تو پھر خود ہی اسے پروان چڑھاتا اور رفتہ رفتہ اسے سرسبز و شاداب درخت بنا کر اس میں پھل پھول اگاتا اور ایک دنیا کو اس سے فیضیاب کرتا ہے۔ درمیان میں مخالفت کی آندھیاں اٹھتی ہیں، بغض و عناد کے بادل گرجتے ہیں اور دشمنی و عداوت کی بجلیاں کڑکتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ آندھیوں کے شور بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک کا منہ پھیر کر انہیں میں سے رحمت کا مینہ برساتا اور اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کی نشوونما کا سامان کر کے اسے پروان چڑھاتا چلا جاتا ہے۔ وہ اس طرح دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ میں نے ہی اس پھلدار درخت کو لگایا ہے اور میں ہی اس کا محافظ ہوں، جو بھی میرے اس درخت کی طرف تبر لے کر بڑھے گا وہ میرے غیظ و غضب سے بچ نہ سکے گا اور اپنے تبر کا خود ہی نشانہ بنے گا۔ ایک طرف خدا تعالیٰ مخالفت کی آندھیوں اور بغض و عناد کی گھن گرج اور کڑک اور چمک کے دوران اپنی فعلی شہادت سے دنیا پر اس حقیقت کو آشکار کر رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف اس درخت کی پھلوں سے لدی ہوئی ہر شاخ اپنی طرف تبر لے کر بڑھنے والوں کو مخاطب کر کے کہہ رہی ہوتی ہے ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخِ مثمرم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزندِ جلیل امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود باجود ماموریت کے منصب پر فائز کئے جانے کے وقت بظاہر ایک ذرہ ناچیز یعنی ایک ننھا سا بیج تھا لیکن یہ وہ بیج تھا جسے اس کائنات کے باغبان یعنی خالقِ زمین و آسمان اور خالقِ زمان و مکان نے خود اپنے دستِ قدرت سے زمین میں بویا اور زمین کی پہنائیوں سے اسے اُگا کر اپنی حفاظتِ خاص میں پروان چڑھایا اور اسے ایک بلند و بالا اور بے انتہا پھیلاؤ والا بار آور درخت بنایا۔ مخالفت کی آندھیاں اٹھیں اور بڑے زور سے اٹھیں، بغض و عناد کے بادل گرجے اور بہت ہیبت کے ساتھ گرجے، دشمنی و عداوت کی بجلیاں کڑکیں اور بہت دہشت کے ساتھ کڑکیں لیکن خدا تعالیٰ مخالفت کے ہر طوفان اور بغض و عناد کی ہر گھن گرج اور دل ہلا دینے والی ہر کڑک کو دباتا اور اپنے ہاتھ کے لگائے ہوئے اس پودہ کو اونچا ہی اونچا اٹھاتا اور بڑھاتا چلا گیا۔ ہر طوفان اور ہر گرج چمک کے وقت دنیا یہی سمجھتی تھی کہ یہ درخت جڑ سے اکھڑ جائے گا۔ لیکن ہر بار ہی دنیا نے یہ دیکھا کہ یہ درخت پہلے سے اور زیادہ اونچا اور اس کا پھیلاؤ اور زیادہ وسیع ہو گیا ہے اور اس کی پھلوں سے لدی ہوئی شاخیں شمال و جنوب اور مشرق و مغرب میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اسی لئے اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کی اس ربوبیتِ خاص کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحدیثِ نعمت کے رنگ میں فرمایا:-

"اس قدر شور اور میرے تباہ کرنے کے لئے اس قدر کوشش اور یہ پُرزور طوفان جو میری مخالفت میں پیدا ہوا یہ اس لئے نہیں تھا کہ خدا نے میرے تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس لئے تھا کہ تا خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوں اور تا خدائے قادر جو کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا ان لوگوں کے مقابل پر اپنی طاقت اور قوت دکھلاوے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر کرے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۱ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

اس درخت کو لگانے اور پروان چڑھانے والا خدا خود ہی اس کا باغبان اور محافظ ہے۔ مخالفت کی آندھیوں اور طوفانوں اور تبر ہاتھ میں لے کر اس کی طرف بڑھنے والے نادان انسانوں کے مخالفانہ منصوبوں کے باوجود یہ محمدی درخت آج بھی بڑھتا اور پھیلتا پھولتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی پھلوں سے لدی ہوئی گھنی سرسبز و شاداب لہلہاتی ہوئی شاخیں آگے ہی آگے پھیل اور بڑھ رہی ہیں۔ وہ ایک طرف برما، ملایا، سنگاپور، انڈونیشیا جاپان، جزائر فجی اور دوسری طرف شرقِ وسطیٰ، افریقہ، یورپ اور امریکہ پر سایہ فگن ہوتی چلی جا رہی ہیں اور آج مختلف قومیں، نسلوں اور رنگوں کے ایک کروڑ انسان اسکے سایہ کے نیچے آرام کر رہے ہیں۔ یہ مسلسل پھیلتا اور پھولتا ہی چلا جائے گا یہاں تک کہ بحر و بر یعنی پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا اور روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان اسکے نیچے آرام کریں گے۔ اس وقت دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب ہوگی یعنی قرآن مجید کی لازوال و بے مثال شریعت۔ ایسا ہوگا اور ہو کر رہے گا اس لئے کہ:-

"یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔"

خدا کے ہاتھ کا ایک بیج جو زمین میں بویا گیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔"

(الوصیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی روح، اسکی جان، اسکا دل اور اسکی زندگی کا مدار قرآن عظیم ہے

بڑے تعجب کا مقام ہے کہ آج اس جماعت پر تحریف قرآن کا الزام لگایا جاتا ہے جسکا یہ عقیدہ ہے کہ اسکا شعشہ تک منسوخ نہیں ہو سکتا

اس زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حقیقی عظمت و شان کا اظہار فرمایا ہے

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اور حقیقت افروز خطاب

(مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ):

۱۱ر نبوت ۱۳۵۲ھش بروز اتوار (مطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۷۳ء) کو انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے آخری دن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو نہایت معرکہ آراء اور حقیقت افروز خطاب فرمایا تھا، اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو دو نہایت ضروری دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا ایک اہم حصہ (جس کا تعلق پہلی تحریک دعا سے ہے) ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے:-

میری آج کی

تقریر کا موضوع

بڑی ہی اہم دعائیں ہیں جن کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ۝ (الفرقان: ۳۱)

یعنی رسولؐ نے کہا۔ اے میرے ربّ! میری قوم نے تو اس قرآن عظیم کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔

یہ حقیقت ہمیں تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ اُمت محمدیہ پر ایک وقت ایسا ضرور آنا ہے یا آچکا ہے جس میں بعض جگہوں پر یا بعض زمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں جو اس قرآن کریم کو مہجور بنا دیں گے۔ اس قرآن عظیم کو پیٹھ پیچھے پھینک دیں گے اور اس کی طرف توجہ نہیں دیں گے۔

یہ آیہ کریمہ پڑھ کر

طبیعت میں بڑا ہی دکھ اور پریشانی پیدا ہوتی ہے اور بڑا ہی استغفار کرنا پڑتا ہے اور بڑی ہی دعا کرنی پڑتی ہے۔ اپنے متعلق بھی اور اپنوں کے متعلق بھی اور اسی دُعا (یعنی دو دُعاؤں میں سے پہلی دُعا) کی طرف میں اس وقت احباب جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

دوست دعا کریں

اور بڑی کثرت سے دُعائیں کریں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ جو کہ غلبۂ اسلام کیلئے قائم کی گئی ہے، جس کی رُوح قرآن عظیم ہے، جس کی زندگی کا انحصار اس عظیم کتاب پر ہے۔ جس کی جان، جس کا دل اور جس کا وجود اس کے بغیر کچھ بھی نہیں، خدا نہ کرے کہ ہماری اس جماعت میں کوئی ایسا گروہ پیدا ہو، یا کوئی ایسا فرد ہی پیدا ہو جو قرآن کریم کو مہجور بنانے والا ہو۔

قرآن کریم سے دُوری کے نتیجہ میں اسلامی تاریخ نے جو بھیانک شکلیں ہمارے سامنے پیش کی ہیں اُن کا ایک ورق آج ہمارے سامنے ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ پر

تحریفِ قرآن کا فتویٰ

لگایا جا رہا ہے اور مُلک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ کہہ کر کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ نے قرآن کریم میں تحریف کی ہے۔

یہ الزام تین شکلوں میں

عاید کیا گیا ہے۔

گزشتہ سال یہ فتنہ سب سے پہلے بلوچستان میں کھڑا کیا گیا۔ اور جیسا کہ مجھے وثوق سے بتایا گیا ہے، وہاں کے علماء نے جو اپنے آپکو مذہبی قائد سمجھتے ہیں، یہ شور مچا دیا کہ دیکھو کتنا ظلم ہو گیا! جماعت احمدیہ

قرآن کریم کے مقطعات کا ترجمہ

کرنے لگ گئی ہے۔ (بعض سورتوں سے پہلے آنے والے حروف مثلاً الٓمّٓ۔ الٓرٰ وغیرہ کو حروف مقطعات کہتے ہیں) یہ تو بڑا ظلم ہو گیا۔ جماعت احمدیہ نے یہ بدعت شروع کر کے بڑا ظلم کیا۔ احمدی گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے اور کافر بن گئے۔ وجہ یہ کہ انہوں نے حروف مقطعات کا ترجمہ کر دیا ہے۔

علاوہ اس کے کہ ہماری عقل یہ کہتی ہے کہ ان حروف کا ترجمہ کیا جائے۔

ہماری تاریخ بھی یہ کہتی ہے

کہ ان کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک یعنی مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ تک ان کا ترجمہ ہوتا چلا آیا ہے۔ صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حروف کا ترجمہ کیا۔ اُن کے بعد آنے والوں نے ترجمہ کیا۔ غرض احادیث کی بعض کتب میں عموماً اور ہماری تفسیر کی کتب میں خصوصاً اور بڑی کثرت کے ساتھ مقطعات کے ترجمے موجود ہیں[1]۔ ہمارے دوسرے لٹریچر میں بھی ان کے ترجمے پائے جاتے ہیں۔ مگر اب قرآن کریم سے گویا انتا بُعد اور دُوری پیدا ہو گئی ہے کہ جو دانشی کی

[1] تفسیر کبیر رازی جزء ثانی صفحہ ۔ تفسیر ابن کثیر اردو پارہ ۱ صفحہ ۲۵ ۔ تفسیر روح البیان جزو اول صفحہ ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں تھیں یا جو کتاب مکنون کے حصے کتاب مبین میں بدل چکے تھے اُن کا بھی علم نہیں تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ

اِس سے بڑھ کر دُکھ دِہ یہ حقیقت ہے

کہ ان میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو کھڑا ہو کر یہ کہے کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ ان حروف کے ترجمے تو پہلے ہو چکے ہیں۔ اب یا تو یہ جہالت کی انتہاء ہے اور یا بُزدلی کی انتہاء ہے۔ کوئی ایک شخص بھی کھڑا ہو کر یہ نہیں کہتا کہ تم نے کیا شور مچا رکھا ہے، مقطعات کے ترجمے تو ہمیشہ سے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اسوقت تک ان کا ترجمہ اور تفسیر بیان ہوتی چلی آئی ہے۔ ان کے معانی و مطالب بیان کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ بایں ہمہ ہم پر یہ اعتراض کر دیا کہ ہم نے حروف مقطعات کا ترجمہ کیوں کیا ہے۔

جب میں نے یہ باتیں سُنیں تو مجھے دراصل اس وجہ سے زیادہ دُکھ ہُوا کہ دیکھو اس قوم نے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کو مہجور بنا دیا ہے۔ اس میں اُن کی اتنی دلچسپی بھی نہیں رہی کہ قرآن کریم کی جو تفسیر پہلے بیان ہو چکی ہے اُس کا تو علم حاصل کریں۔ اگر آج کی قرآنی تفسیر کو اُن کے دل اپنے گناہوں کے نتیجہ میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تو کم از کم تفسیر کی اُن کتب کا تو اُن کو علم حاصل ہونا چاہیئے جنکے متعلق یہ مان چکے ہیں کہ فلاں فلاں تفسیری کتب بڑے پایہ کی کتب ہیں۔

اِس اعتراض کی دُوسری شکل

یہ سامنے آئی کہ جماعت احمدیہ نے نعوذ باللہ قرآن کریم بدل دیا ہے۔ اسپر لوگوں نے بڑا شور مچایا اور ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا اور ایک فتنہ بپا کر دیا۔ حتیٰ کہ یہ بات ہماری اسمبلی میں نمائندگان تک جا پہنچی کہ دیکھو قرآن میں تحریف ہو گئی۔ بڑا ظلم ہو گیا۔ احمدی لوگ کافر اور اسلام کے دشمن ہیں اسلئے کہ یہ قرآن کریم میں تحریف کرتے ہیں مگر جب کہا گیا کہ وہ قرآن ہے کہاں؟ جس میں تحریف کی گئی ہے تو سب خاموش ہو گئے کیونکہ نہ کوئی ایسا قرآن ہے اور نہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

"اُمّتِ مسلمہ" میں

وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں

جنہوں نے قرآن کریم کی سینکڑوں آیات کو منسوخ سمجھ لیا۔ چنانچہ علماء متقدمین کے نزدیک قرآن کریم کی پانچ سو سے زاید آیات منسوخ سمجھی گئی ہیں[1] پھر ابن عربی کے زمانہ میں

منسُوخ ہونیوالی آیات کی تعداد

بیس تک پہنچی ہے[2]۔ اور پھر شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کے سامنے جب تنسیخ آیات کا مسئلہ پیش ہوا تو اُنہوں نے ان کی تعداد پانچ بتائی[3]۔ مگر جب مہدی معہود مبعوث ہُوئے تو آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جسکی کوئی آیت تو کیا اس کا کوئی شعشہ کوئی زیر یا کوئی زبر اور نقطہ تک منسُوخ نہیں ہو سکتا۔ جنہوں نے پانچ سَو سے زیادہ آیات کو منسُوخ سمجھا اور اس کا اعلان کیا وہ تو تمہارے نزدیک تحریف کرنے والے نہیں تھے لیکن جس امام وقت یا جس مہدی معہود علیہ السلام نے دُنیا میں یہ اعلان فرمایا کہ قرآن کریم کی کسی آیت کے منسُوخ ہونے کا سوال تو درکنار اس کا

کوئی شعشہ یا نقطہ یا زیر اور زبر تک بھی منسُوخ نہیں ہو سکتی،

وہ آج تحریف کرنے والے ٹھہرے۔ اُمّتِ مسلمہ میں ایک فرقہ وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ یہ قرآن کریم جو ہمارے ہاتھوں میں ہے جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بڑی محنت کر کے اکٹھا کیا تھا (ویسے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لکھا گیا تھا) اور اسے صحیح ترتیب دے کر اسکو قرآن کریم کی موجودہ شکل میں جمع کیا تھا۔ یہ ہمارے ہاتھوں میں چلا آرہا ہے۔ مگر

ایک فرقہ اُمّتِ مسلمہ میں ایسا بھی ہے

جو یہ کہتا ہے کہ یہ قرآن تحریف شدہ ہے[1]۔ اس میں سے کئی سُورتیں نکال دی گئی ہیں۔ اور اس میں گویا بڑی زبردست تحریف کر دی گئی ہے۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے پٹنہ میں خدا بخش لائبریری میں قرآن کریم کا وہ نسخہ دیکھا ہے جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ اس میں ایک سورت وہ بھی تھی جس کا نام سورۃ علی تھا۔ اس کی عبارت پڑھ کر پتہ لگتا تھا کہ وہ قرآن کریم کا حصّہ نہیں۔ بلکہ انسان کی بنائی ہُوئی عربی ہے۔ مَیں اسوقت اِس بحث میں نہیں پڑ رہا کہ انہوں نے یہ کیوں کیا اور نہ اُن پر اسوقت تنقید کرنا میرے مدِّنظر ہے۔ مَیں تو یہ بتا رہا ہوں کہ قرآن کریم سے بُعد اور دُوری اور اسے مہجور سمجھ لینے کا نتیجہ یہ ہُوا کہ جنہوں نے قرآن کریم کے (اس نسخے کو جو ہمارے ہاتھوں میں ہے) محرف اور مبدل ہونے کا اعلان کیا اُن کے متعلق تو کوئی شور نہیں مچایا۔ لیکن جنہوں نے یہ اعلان کیا کہ اس کا ایک حرف بلکہ اس کا ایک شعشہ بھی نہیں بدل سکتا، اُن کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم میں تحریف کر دی ہے۔

چنانچہ جب یہ مطالبہ کیا گیا کہ قرآن کریم کا تحریف شدہ نسخہ تو ہمیں بتاؤ۔ ہم بھی تو دیکھیں تم نے کیا معرکہ مارا ہے۔ مگر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو اب آہستہ آہستہ اس طرف آرہے ہیں کہ قرآن کریم کی

"معنوی تحریف" کی گئی ہے۔

جس کی واضح مثال ہفت روزہ "چٹان" ہے۔ جو آہستہ آہستہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اُس نے غلطی کی کہ قرآن کریم کی لفظی تحریف کا لکھ دیا۔ چنانچہ اُس نے اپنے

۵ر نومبر ۱۹۷۳ء کے شمارہ میں لکھا:۔

"پچھلے دنوں مرزائیوں نے قرآن کریم کے ترجمہ میں تحریف و تغلیط کر کے جو قرآن شائع کیا اور اسکی تقسیم کے لئے جو طریق اختیار کیا وہ اب ڈھکا چھُپا نہیں کُھل کر سامنے آچکا ہے"۔

پس معلوم ہُوا کہ مخالفین کے نزدیک ہم پر ترجمہ میں تحریف و تغلیط کا الزام ہے۔ اور یہ ایک عجیب فقرہ ہے۔ قرآن کریم کا کوئی ترجمہ جس کے متعلق مترجم نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی وحی نے اُسے یہ ترجمہ سکھایا ہے، اسکے متعلق تو یہ اعلان ہو سکتا ہے کہ اس میں تحریف کی گئی حالانکہ وہ خدا کی وحی تھی۔ لیکن

اگر کوئی ایسا ترجمہ ہے

جسے اللہ تعالیٰ کی وحی نے نہیں سکھایا اسکے بارہ میں تحریف کا سوال ہی پیدا

---

[1] تفسیر صافی ص۱۳

[1]–[3] الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ص۱۶ تا ۱۸ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی مطبوعہ (فارسی) لاہور مطبع علمی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہوتا۔ وہاں تو اختلاف کا سوال پیدا ہوتا ہے

غرض ہر وہ تفسیر جس کے متعلق تفسیر کرنیوالے نے یا آیت کا معنی کرنیوالے نے یہ اعلان کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ تفسیر سکھائی ہے اور یہ معنی بتائے ہیں۔ اگر اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا کوئی برگزیدہ شخص یہ کہتا ہے کہ یہ غلط ہے اور رد کر دینے کے قابل ہے تو پھر تو تمہارا یہ حق ہے کہ تم یہ کہو کہ جو معنی اور تفسیر وحی الٰہی کے نتیجہ میں انسان کے ہاتھ میں دی گئی ہے اسکو تم رد کرتے ہو اور اس کے مقابلہ میں ایک دوسری تفسیر پیش کرتے ہو تو پھر تو یہ واقعی تحریف ہو گئی۔ لیکن وحی کا دروازہ تم نے بند کر دیا ہوا ہے اور جو انسان کی تفسیر ہے انہیں تحریف کے اعتراض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پس یہ غلط فقرہ ہے جو محض فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

جہاں تک تغلیط یعنی غلط ترجمہ کا سوال ہے

شیعوں کا ایک ترجمہ ہے۔ بریلیوں کا دوسرا ترجمہ ہے۔ دیوبندیوں کا تیسرا ترجمہ ہے۔ اسی طرح فرقہ وارانہ عقائد کے نتیجہ میں ترجمے بدل گئے۔ یا زمانہ زمانہ کے لحاظ سے ترجموں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ مثلاً جب اُردو میں ترجمے ہونے لگے تو جن لوگوں نے سب سے پہلے ترجمے کئے اُن کو ترجمہ کرنے میں بڑی دقت پیش آئی۔ اُن کے سامنے کوئی ترجمہ نہ تھا جو انکی اس کوشش کی بنیاد بن سکے۔ تاہم انہوں نے بڑی کوشش، محنت اور دعاؤں کے ساتھ اپنے اپنے زمانہ کے حالات کے لحاظ سے اور ذہنی صلاحیتوں کے نتیجہ میں جو ترجمے کئے وہ بعد کے زمانہ میں آ کر بدل گئے۔ کیونکہ

بعض نے لفظی ترجمہ کیا

اور معنوں کو سامنے نہیں رکھا۔ شاید اس لئے کہ وہ ڈرتے ہوں گے کہ لوگ کہدیں گے یہ تم نے کیا کر دیا۔ تم نے خود ہی قرآن کریم کے معنے سمجھانے شروع کر دیئے ہیں۔ یا انہوں نے یہی ضرورت سمجھی ہو گی کہ عربی الفاظ کا ترجمہ کر دیتے ہیں بعد میں آنیوالے خود ہی دعاؤں کے بعد تفسیری معانی سیکھ جائیں گے۔

پھر جب اُردو زبان نے ترقی کی اور بیچ میں حالات زمانہ میں ایک نیا تبدیلی رونما ہوئی تو بعد میں آنیوالے لوگوں نے ترجمے بدل دیئے مگر ان بدلے ہوئے ترجموں کو باوجود اس حقیقت کے کہ یہ پہلوں سے مختلف ہیں، آپ تغلیط تو نہیں کہہ سکتے اور نہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تحریف ہے۔

غرض

عملاً دیکھنے میں یہ آیا

کہ قرآن کریم کا ایک ترجمہ ہوا جو پہلوں سے مختلف تھا۔ پھر اسکے بعد ایک اور وہ بھی مختلف تھا۔ مترجم نے اپنی سمجھ کے مطابق اور تفسیر جو کسی کے دماغ میں آئی اسکے مطابق ترجمہ کر دیا۔ پھر زمانہ زمانہ کے حالات مختلف تھے۔ زبان ارتقائی ادوار میں سے گذرتی ہے، اسلئے تراجم مختلف ہو گئے۔ پھر کسی کے سامنے یہ تھا کہ قرآن کریم جو عربی میں ہے عربی کے ہر لفظ کا ترجمہ سکھا دیا جائے۔ ذہین آدمی خود ہی اس سے استدلال کر لے گا۔ کسی کو خدا تعالیٰ نے تفسیر سکھائی اس نے اس تفسیر کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ اب اسے ہم اختلاف تو کہہ سکتے ہیں مگر

ترجمے کے اختلاف تغلیط یا تحریف نہیں کہہ سکتے۔

البتہ غلط ترجمہ کئے جانے کا امکان رہتا ہے اور وہ یہ کہ جب ایک شخص نے یا بہت سے اشخاص نے جو مختلف تراجم کئے ہوئے ہوں۔ وہ پہلوں کے ترجموں سے مختلف بھی ہوں اور لغت عرب بھی اُن کی متحمل نہ ہو۔ پھر تو یہ تغلیط ہے اسے ہم غلط ترجمہ کہیں گے۔ مثلاً ایک لفظ زکا ہے۔ عربی لغت اسکے پندرہ سولہ معنے بتاتی ہے۔ پندرہ سولہ معنوں میں یہ لفظ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے مثلاً زکوٰۃ اور تزکیہ وغیرہ۔

مجھے یاد ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر میں ایک جگہ اس لفظ کے پندرہ سولہ معنوں میں سے منتخب کر کے غالباً گیارہ معنے لئے ہیں اور انکو حل لغات میں درج کر دیا ہے یہ بتانے کیلئے کہ اس لفظ کو عربی زبان میں اِن اِن معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن جب تفسیر بیان کی تو صرف چھ سات معنوں کو لیا۔ یعنی حل لغات میں تو گیارہ معنے دیدیئے لیکن تفسیر میں کچھ معنے چھوڑ دیئے۔

ایک دفعہ میں ایک مضمون پر غور کر رہا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ آیہ کریمہ بھی زیر غور آگئی جس میں

زکا کا لفظ

استعمال ہوا ہے اور جس کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ میں نے جب یہ تفسیر پڑھی تو مجھے بڑی دلچسپی پیدا ہوئی یہ دیکھ کہ گیارہ معنے حل لغات میں دے دیئے ہیں لیکن آپ نے تفسیر کرتے وقت فائدہ اُٹھایا صرف چھ سات معنوں سے۔ چنانچہ جب میں نے اس پر غور کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہ سکھایا کہ لغوی لحاظ سے جو معنے باقی رہ گئے تھے اگر اُن پر بنیاد رکھ کر تفسیر کی جاتی تو یہ ایک بہت لمبا اقتصادی مضمون بن جاتا لیکن چونکہ پہلے ہی تفسیر لمبی ہو رہی تھی، اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان معانی کی تفسیر کو چھوڑ دیا لیکن حل لغات میں ان کو درج کر دیا۔ چنانچہ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ کو ان معنوں کی تفسیر بھی سکھائی گئی تھی لیکن جگہ کی قلت کی وجہ سے آپ نے چھوڑ دی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے نئے سرے سے ان کی تفسیر مجھے سکھائی اور میں نے اقتصادی مضامین کے سلسلہ میں استعمال کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ جو لغوی معنے نہیں دیئے گئے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن میں سے بھی ایک معنی کی تفسیر سکھا دی۔

پس اگر ترجمہ میں ایک شخص اپنے مضمون کے لحاظ سے ترجمہ کرتے ہوئے زکی کے ایک معنے لیتا ہے۔ ایک دوسرا مترجم کوئی دوسرے معنے لیتا ہے اور نئی تفسیر بیان کرتا ہے تو یہ اختلاف ہے مگر دونوں معانی اپنی اپنی جگہ پر صحیح ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دو مختلف تفاسیر کی بنیاد ان دو معانی پر رکھی گئی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایک ایسا ترجمہ کرے جو لغت کے لحاظ سے درست نہ ہو تو یہ غلط ترجمہ ہے۔ اس سے قرآن کریم کی معنوی حیثیت پر حرف آتا ہے یہ صحیح ہے۔ لیکن ہمارے ترجمہ اور تفسیر کے متعلق

کوئی آدمی یہ ثابت نہیں کر سکتا

کہ ان کی بنیاد لغوی معنوں کے خلاف اور ان سے متضاد ہے۔ یعنی یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے کسی آیت یا لفظ کے وہ معنے دیدیئے ہیں جن کی عربی لغت متحمل نہیں

جہاں تک تفسیر کا تعلق ہے

میں یہ کئی بار بتا چکا ہوں کہ قرآن کریم کتاب مبین بھی ہے اور کتاب مکنون بھی ہے۔ کتاب مکنون سے تفسیر قرآنی کے وہ بطون مراد ہیں جن میں اسرار و رموز یا چھپے ہوئے مضامین پائے جاتے ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ یعنی قرآن کریم کے کتاب مکنون والے حصے کو مطہر بندوں کے سوا اور کوئی چھو نہیں سکتا۔ ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

قرآن کریم کی

پہلوں نے جو تفسیریں کیں

اُن کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ تفسیر جس میں کئی باتیں روایتاً بیان کر دی گئیں اور ایک وہ تفسیر ہے جس میں مفسرین نے قرآن کریم اور اس کے معانی اور تفسیر کو خود سمجھ کر بیان کیا ہے۔ ظاہر ہے ایسی تفسیری کتب جن میں بہت سی باتیں روایتاً درج کر دی گئی ہیں اُن کے اندر کمزوری پائی جاتی ہے مثلاً یہ لکھ دیا گیا کہ نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ بولا تھا[1] اسی قسم کی اور بھی کئی روایات بیان کر دیں جن میں

دوسرے انبیاء علیہم السلام پر اتہامات

لگائے گئے ہیں[2]۔ اب ایسی تفسیر تو آج کے علماء ظاہر کو قابلِ قبول ہے جس میں انبیاء علیہم السلام پر تہمتیں لگائی گئی ہیں۔ لیکن وہ تفسیر قابلِ قبول نہیں جس تفسیر میں نہ صرف تمام انبیاء کو معصوم قرار دیا گیا ہے بلکہ جس کے نتیجہ میں دُنیا نے عیسائیت کو یہ چیلنج دیا گیا ہے کہ اگر تم سورۃ فاتحہ کے معانی کے مقابلے میں اپنی پوری تورات میں سے سورۃ فاتحہ میں مذکور رُوحانی اسرار نکال دو تو ہم سمجھیں گے کہ تمہارے ہاتھ میں کچھ ہے۔ یہ حسین تفسیر تو ردّ ہونے کے قابل مگر یہ چیز قبول کرنے کے قابل کہ فلاں نبی نے یہ جھوٹ بولا اور فلاں نبی نے یہ گناہ کبیرہ کیا۔

اگر ہم حسنِ ظنّی سے کام لیں

تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی روایات دراصل آنے والی نسلوں کو یہ بتانے کے لئے تھیں کہ قرآن کریم کی بعض تفسیری روایات کے بارہ میں سوچ سمجھ سے کام لینا۔ ساری روایات قبول کرنے کے قابل نہیں ہوتیں۔ چنانچہ بعض مجدّدین جنہوں نے اپنے اپنے وقتوں میں بڑے معرکۃ الآراء کارنامے انجام دیئے انہوں نے اپنے ماننے والوں میں یہ اعلان کر دیا (خود میں نے اس قسم کا اعلان پڑھا ہے) کہ اس قسم کی تفاسیر کو نہ پڑھیں کیونکہ ان میں ہر قسم کا رطب و یابس جمع کر دیا گیا ہے۔

پس

یہ عجیب بات ہے

کہ جو آج کی تفسیر ہے یعنی مہدی معہود علیہ السلام نے خدا سے سیکھ کر جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس پر تو لوگ اعتراض کرتے ہیں مگر جنہوں نے خدا سے سیکھے بغیر اس قسم کی باتیں بھی ریکارڈ کر دیں جو ردّ کے قابل ہیں اُن کو قبول کر لیتے ہیں۔ بیشک تم حُسنِ ظنّ سے کام لو۔ ہم بھی حسنِ ظن سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے ایسے مفسرین کو بھی بہترین جزاء دے جنہوں نے اس قسم کے اعتراضات بھی لکھ دیئے جو ردّ کے قابل ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں یہ تمہارے سامنے رکھے ہی اسلئے گئے تھے کہ ہر اسلامی ضمیر اسلام کی ہر تربیت یافتہ اور بیدار ضمیر ان چیزوں کو

[1] بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ مصری و ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ مجتبائی۔ تفسیر ابن کثیر زیر آیت: بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ (الانبیاء: ۶۴)

[2] تفسیر معالم التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۵۔ صفحہ ۱۲۸۔ صفحہ ۱۷۵ جلد اوّل۔ جلالین مع کمالین وغیرہ صفحہ ۳۷۹ تفسیر ابن جریر طبری جلد ۳ صفحہ ۳۵۹۔

ردّ کر دے اور خدا تعالیٰ نے اپنے مطہر بندوں کو قرآن کریم کے جو رُوحانی علوم سکھائے اُن کو قبول کرے۔ غرض یہ بڑی عجیب بات ہے کہ پُرانی تفاسیر میں سے قابلِ اعتراض حصوں کو تو لوگ قبول کر لیتے ہیں لیکن مہدی معہود علیہ السلام نے خدا سے سیکھ کر جو تفسیر بیان فرمائی ہے اسے ردّ کر دیتے ہیں۔

جہاں تک

مہدی معہود علیہ السلام کی تفسیر

تعلق ہے اس کا تجزیہ ہم کرتے ہیں۔ آپؑ نے ایک وہ تفسیر کی جو براہ راست اللہ تعالیٰ سے سیکھی جسکی آج کے زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کیلئے اور اُلجھنوں کو سلجھانے کیلئے اور خدمتِ انسانی کی راہوں کو فراخ کرنے کیلئے اور انسان انسان کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے اسوقت ضرورت تھی۔ گویا تمام بنی نوعِ انسان کو اُمّتِ واحدہ بنا کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے قرآن کریم کے جن علوم کی ضرورت تھی وہ مہدی معہود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سیکھے اور لوگوں تک پہنچائے۔

آپؑ کی

تفسیر کا ایک دوسرا پہلو

ہے اور اس کا تعلق اُن غلطیوں کو دُور کرنے سے ہے جو پُرانی روایات کی صورت میں پہلے مفسرین نے شامل کر دیں۔ اسلام میں ان غلطیوں کے راہ پا جانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ قرآن کریم کی تفسیر کرتے وقت وہ احادیث قبول کر لی گئیں جو نہ روایتاً درست تھیں اور نہ درایتاً درست تھیں۔ اسلئے کسی آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں بات حدیث میں آتی ہے اور تم اسے ردّ کرتے ہو عقلاً بھی صحیح نہیں ہے۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ احادیث پہنچانے والوں میں سے سب سے زیادہ ثقہ اور قابلِ اعتبار حضرت امام بخاریؒ ہیں۔ اب

حضرت امام بخاریؒ کو تو یہ حق دیا جاتا ہے کہ؟

وہ قریباً چھ لاکھ احادیث کے مجموعہ میں سے قریباً پانچ لاکھ اکانوے ہزار حدیثوں کو ردّ کر دیں[1]۔ لیکن حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو یہ اختیار نہیں دیا جاتا کہ حضرت امام بخاریؒ کی وساطت سے جو قریباً نو ہزار حدیثیں اُس تک پہنچیں، اُنکے متعلق خدا سے علم پاکر یہ کہے کہ اُن میں سے فلاں فلاں حدیثیں ردّ کرنے کے قابل ہیں۔ حضرت امام بخاریؒ کا مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی معہودؑ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی یہ کہہ دے کہ مہدی معہود علیہ السلام کا مقام و مرتبہ اُسے سمجھ نہیں آیا۔ ایسی صورت میں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ہم سے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سُنیں۔ خدائے واحد و یگانہ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ اپنے فرشتوں کے ذریعہ جو عظیم برکتیں نازل فرمائی ہیں ہم سے اُن کا علم حاصل کریں۔ اسلام کی ترقی کے لئے جو اسوقت کامیاب کوششیں ہو رہی ہیں، اُن سے آگاہی حاصل کریں۔ ہم نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو مہدی معہود (علیہ السلام) علیٰ وجہ البصیرت اور پورے یقین کے ساتھ مانا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں، دل اور دماغ سے پُورا کام لیتے ہوئے مہدی معہود (علیہ السلام) کے دعویٰ پر غور کیا اور اُسے صحیح پایا۔ اور آپ کی صداقت کو تسلیم کیا۔

یہ وہ صداقت ہے

جس پر آسمان نے گواہی دی۔ یہ وہ صداقت ہے جس پر زمین نے گواہی دی۔ مہدی معہود (علیہ السلام) وہ وجود ہے جسکی صداقت پر پہلوں نے گواہی دی۔ اور جس کی صداقت پر قرآن کریم بھی گواہ ہے۔ یہ وہ موعود ہے جس کی علامتیں نہ صرف مخبر صادق

[1] بُستان المحدثین (اُردو) تالیف علامہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی ترجمہ مولانا عبد السمیع صاحب ۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں بلکہ آپؐ سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام نے بھی بتائی ہیں اور پھر وہ علامتیں حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے وجود میں پوری بھی ہوگئیں جن کا پورا کرنا انسان کے بس میں نہ تھا۔ مثلاً کہا گیا تھا کہ مقررہ[1] دنوں میں مقررہ مہینہ میں آگے پیچھے

سُورج اور چاند کو گرہن

لگے گا۔ اب گرہن لگنا میرے اور تیرے اختیار میں تو نہیں اور نہ مدعی مہدویت کے اختیار میں تھا۔ جس وقت یہ نشان ابھی ظاہر نہیں ہوا تھا معترض اعتراض کرتا تھا کہ ہم کیسے ایمان لائیں مہدی کی تو یہ علامت تھی اور یہ ظاہر نہیں ہوئی۔ مگر جب وہ علامت ظاہر ہوگئی تو کہنے لگے یہ حدیث جھوٹی ہے۔ کیا یہ حدیث اسلئے جھوٹی ہے کہ یہ حرف بحرف پوری ہوگئی ہے؟ کیا تمہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ جو حدیث عملاً پوری ہو جائے، اُسکو جھوٹا قرار دیدو۔ مگر تمہارے نزدیک مہدی معہودؑ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی حدیث کے متعلق اپنی نورانی فراست سے اور خدا سے علم حاصل کرکے یہ کہے کہ وہ قابلِ قبول نہیں ہے۔ تمہیں تو یہ حق پہنچتا ہے کہ تمہارا ہر فرقہ حدیث کے اپنے مطلب کے معنے کرلے مگر کیا مہدی معہودؑ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہے تم جو معنی کر رہے ہو یہ غلط ہیں۔ حالانکہ مہدی کو تو خدا کے بزرگ ترین انسان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حَکَم[2] قرار دیا ہے۔ اُس نے تو فرقے فرقے کے درمیان فیصلہ کرنا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے

کہ مختلف فرقے مہدی معہودؑ کے خلاف کیوں اکٹھے ہوگئے۔ اِسلئے اکٹھے ہوئے کہ ہر فرقہ کہتا ہے کہ چونکہ ہمارے فرقہ کے بعض عقائد کو مہدی معہودؑ نے غلط قرار دیا ہے اسلئے ہم انکو نہیں مانتے چنانچہ ہر فرقہ آپس کی جنگ بھول کر حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے خلاف اکٹھا ہوگیا۔ یہ عجیب وجہ اتفاق ہے۔ بریلویوں نے کہا کہ چونکہ اُن کے بعض عقائد سے اختلاف رکھنے والا مہدی آگیا ہے اسلئے وہ اسے تسلیم نہیں کرتے۔ اور دیوبندیوں نے کہا کہ چونکہ اُن کے بعض عقائد سے اختلاف کیا گیا ہے اِس لئے وہ اسے قبول نہیں کرتے۔ حالانکہ خود بریلوی دیوبندیوں کے اُن عقائد سے متفق نہیں اور دیوبندی بریلویوں کے اُن عقائد سے اتفاق نہیں کرتے لیکن سب نے اکٹھے ہوکر اعتراض کر دیا اس ایک شخص پر جو غلبۂ اسلام کے لئے کھڑا ہوا تھا اور جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حَکَم قرار دیا تھا۔ مگر یہ سب اسلام کے غلبہ کی راہ میں روک بننے کے لئے اکٹھے ہوگئے اور اُسکے مشن کو ناکام کرنے کیلئے اُسپر حملہ آور ہوگئے۔ غرض

لوگوں نے یہ نہ سوچا

کہ جسکی مخالفت پر وہ کمربستہ ہیں اُسے تو حَکَم قرار دیا گیا ہے اس کا تو کام ہی یہ ہے کہ دُنیا خواہ ناراض ہو خدا کا منشاء پورا ہو۔ صرف ایک ہی ذات ہے جس کو خوش کرنے کے لئے وہ آیا ہے اور وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معلّم حقیقی خدائے واحد و یگانہ کی ذات بابرکات ہے۔ باقیوں کی اُس نے نہ پرواہ کرنی تھی اور نہ کی۔ اور نہ ہم اُس کے متبع ہی حق و صداقت کے مقابل کسی کی پرواہ کرتے ہیں۔

---

[1] اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (دارقطنی صفحہ ۱۸۸)

[2] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْحَرْبَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب شدۃ الزمان)

پس قرآن کریم کو مہجور بنا کر

اِس قسم کے بھیانک حالات

پیدا ہوگئے کہ جو پہلے کہا گیا تھا لوگ اُسے بھی بھول گئے۔ مثلاً حروف مقطعات کی تفسیر کی جاچکی ہے اور پُرانی تفسیر کی کتابوں میں شائع شدہ موجود ہے مگر کہتے ہیں مقطعات کی تفسیر کرنا کفر ہے۔ بہت بڑا ظلم ہے۔ اس سے تو آدمی واجب القتل بن جاتا ہے۔ اب اِسی قسم کا جھوٹا اور غلط الزام لگایا جاتا ہے مگر کوئی شخص کھڑا ہوکر یہ نہیں کہتا کہ ہوش کرو کیوں جھوٹی باتیں کر رہے ہو۔

پھر کہہ دیا گیا کہ احمدیوں نے قرآن کریم میں تحریف کر دی ہے۔ کیا تحریف کی ہے کوئی نہیں بتاتا۔ یہ بھی عجیب بات ہے۔

جن لوگوں نے قرآن کریم میں پانچ سَو آیات منسُوخ کر دیں

وہ تو بزرگ ٹھہرے اور سچے مسلمان! لیکن جو قرآن کریم کی آیات کو منسوخ نہیں سمجھتے اور جو نسخ کے قائل نہیں وہ لوگوں کے نزدیک تحریف کے مرتکب اور اسلام کے دشمن ہوگئے۔ پرانی تفسیروں میں "یہودی روایات" کے چھپنے کی بھی اجازت ہے اُن کے پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔ حتیٰ کہ اُن کو پڑھکر اور ازبر یاد کرکے آدمی علّامہ بھی بن جاتا ہے۔ یہ سب کچھ تو جائز ہے لیکن اگر قرآن کریم کی ایسی تفسیر کی جائے جس میں اللہ تعالیٰ کا منشاء اور حالات حاضرہ میں قرآن کریم کی رہنمائی کا ذکر ہو اور غلط روایات کا محاکمہ کیا گیا ہو تو وہ ناجائز۔ یہ کیسی اسلام دوستی ہے؟۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں

مسلمان راویوں اور مفسرین نے

یہودیوں کی روایات کو لے لیا اور انہیں جابجا بیان کر دیا۔ مَیں اس کا یہ معنی بھی لے سکتا ہوں اور لیتا ہوں کہ ان راویوں اور مفسرین نے کہا ایک حَکَم کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ ہمارے پاس روایات کی شکل میں جو بھی رطب و یابس پہنچا ہے ہم اُسے درج کر دیتے ہیں۔ جب وہ حَکَم آئیگا تو وہ خود ہی انکے صحیح یا غلط ہونے کا حکم لگائیگا۔ وہ خود ہی یہ فیصلہ کریگا کہ یہ گند ہے اسے باہر نکالدو۔ یہ صداقت ہے، اسے اپنالو۔

یہ تو تھا اُن روایتوں کے بارے میں جو مفسرین نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی کتابوں میں درج کر دیں۔

اب مَیں حدیث کو لیتا ہوں۔

قرآن کریم کی احسن تفسیر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے اور یہی صداقت ہے کہ قرآن کریم چونکہ ایک کامل اور مکمل کتاب ہے، اسلئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد قرآن کریم میں زیادتی نہیں کرتا بلکہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر کرتا ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ اب یہ فیصلہ کرنا باقی رہ جاتا ہے کہ آیا کونسا ارشاد فی الواقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے۔ اِس مشکل کو حضرت امام بخاریؒ نے حل کر دیا۔ اُن کے پاس جو حدیثیں یا خبریں یا روایتیں پہنچیں اُن کی تعداد چھ لاکھ تھی۔ ان میں سے حضرت امام بخاریؒ نے

پانچ لاکھ اکانوے ہزار روایتوں کو

تو ردّ کر دیا یہ کہہ کر کہ یہ مشکوک ہیں اِسلئے قابلِ قبول نہیں۔ اور صرف نو ہزار کو اپنی نیک نیتی کے ساتھ قبول کر لیا۔ (یہی حال دوسرے مؤلفین حدیث کا ہے) پس یہاں حدیث کا سوال نہیں۔ اصل سوال یہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو ردّ کیا جاتا ہے بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے حَکَم کی حیثیت میں کسی حدیث کے متعلق یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بھی یا نہیں۔

حضرت امام بخاریؒ کو تو یہ حق دیا گیا

کہ وہ اپنے احادیث کے مجموعہ میں سے پانچ لاکھ اکانوے ہزار احادیث کے متعلق یہ فیصلہ کریں کہ یہ اُن کے نزدیک مشکوک ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتیں۔ لیکن یہی لوگ امام مہدی کو یہ حق دینے کے لئے تیار نہیں کہ ان نو ہزار احادیث میں سے جن کو امام بخاریؒ نے قبول کیا (یا دیگر علماء حدیث نے) ان میں سے کچھ کے متعلق یہ کہے کہ تم نے یہ غلطی کی۔ یہ تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اِن اِن وجوہ کی بناء پہ میں اسے ردّ کرتا ہوں۔

چنانچہ اسی حقیقت اور اپنی اسی حیثیت کے پیشِ نظر حضرت مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں

بڑی تحدّی کے ساتھ

یہ اعلان فرمایا (میں اس کا مفہوم بیان کرونگا، کتاب میں اصل عبارت موجود ہے) کہ مہدی معہود قرآن کریم کی جو تفسیر کرے، اس کے متعلق تمہیں ماننا پڑیگا کہ وہی درست ہے۔ اور جس حدیث کے متعلق مہدی کہے کہ یہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وہ تمہیں ماننا پڑیگا۔ اور جس کے متعلق وہ یہ حکم لگائے کہ یہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے اس کے متعلق تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے۔ یہ کوئی ایسا حق نہیں جو تمہارے لئے ایک اچنبہ ہو۔

پانچ لاکھ اکانوے ہزار روایات اور احادیث پر

امام بخاریؒ نے حکم لگایا کہ وہ قابلِ قبول نہیں اور تم نے خاموشی کے ساتھ اس حکم کو قبول کیا اور امام بخاریؒ کا اسے بڑا کارنامہ بتایا۔ لیکن امام مہدی علیہ السلام اگر بچاس۔ سَو روایات و احادیث پر حکم کی حیثیت سے یہ حکم لگائے کہ یہ احادیث درست نہیں اور ردّ کیجاتی ہیں یا ردّ کے قابل نہیں اور قبول کی جاتی ہیں تو یہ بات تمہیں ناگوار گذرتی ہے اور تم فساد پر آمادہ ہو جاتے ہو۔ حالانکہ اس حق کو ان علماء کے متعلق تم قبول کر چکے ہو جنہیں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حَکَم نہیں کہا۔

آخر انسان کو اپنے اندر کچھ تو رُشد پیدا کرنی چاہیئے۔ لوگوں کو بات کرتے وقت کچھ تو سوچنا چاہیے کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں۔

پس جماعت احمدیہ پر قرآن کریم کے ترجمہ میں

تحریف اور تغلیط کا اعتراض بالکل بے جا ہے

ہمیں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے اور اُن بشارتوں کے مطابق جو اُمّت محمدیہ کو دی گئی تھیں، حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہمارا مشاہدہ ہے اور کئی لوگ اس حقیقت کے معترف ہیں کہ اسلام کے خلاف عیسائیت کی یلغار سب سے بڑی یلغار تھی۔ جس کا حضرت امام مہدی علیہ السلام نے تن تنہا مقابلہ کیا اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو ایک زندہ مذہب ثابت کیا۔ آپؑ نے عیسائیوں کو یہ چیلنج دیا کہ تم اپنی ساری تورات سے خدا تعالیٰ کی ذات وصفات و دیگر روحانی علوم کے متعلق وہ تعلیم بیان نہیں کر سکتے جو

قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورت

یعنی سورہ فاتحہ میں بیان ہوا ہے۔

میں نے یہی چیلنج ۱۹۶۷ء میں ڈنمارک میں دُہرایا تھا۔ میں نے پادریوں سے کہا ہو سکتا ہے تم کہو پادریوں کی پہلی نسلوں نے اِس طرف توجہ نہیں کی۔ اِس لئے آج جب کہ تم میں سے چوٹی کے پادری موجود ہیں میں اِس چیلنج کو پھر یاد کراتا ہوں۔ (اُن میں سے ایک وہ پادری بھی موجود تھا جو تقسیم ملک سے پہلے ہندوستان میں کم و بیش ۲۷ سال تک عیسائی مشن کا انچارج رہا تھا) میں نے اُن سے کہا تم اس غلطی میں نہ رہنا کہ ایک چیلنج تھا جسے دُنیا بُھول جائے گی۔

میں اِس چیلنج کو دُہراتا ہوں

مہدی معہود کے نائب اور خلیفہ کی حیثیت میں میں تمہیں یہ چیلنج کرتا ہوں اور پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ تم اب بھی اِس چیلنج کو قبول نہیں کرو گے۔ اور اگر قبول کرو گے تو کامیاب نہیں ہوگے۔

جب میں نے یہ چیلنج دُہرایا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر بیوقوفی سے انہوں نے یہ چیلنج قبول کر لیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورہ فاتحہ کی مختلف پہلوؤں سے جو تفسیر فرمائی ہے وہ اکٹھی نہیں ہے بلکہ آپ کی مختلف کتابوں میں بکھری ہوئی ہے۔ اگر انہوں نے کہا کہ کہاں ہے سورہ فاتحہ کی وہ تفسیر جس کا مقابلہ کرنے کی تم ہمیں دعوت دے رہے ہو؟ تو ہم اُن کو کتابی صورت میں نہیں دکھا سکیں گے۔ چنانچہ ہمارے کارکنوں کو جس حد تک توفیق ملی انہوں نے سورہ فاتحہ کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتابوں سے اکٹھی کی اور ایک نہایت حسین اور نہایت مؤثر اور

نہایت ہی جامع تفسیر

کتابی صورت میں شائع ہوگئی۔ عیسائیوں نے سُورۃ فاتحہ کی اِس تفسیر کا کیا مقابلہ کرنا ہے عیسائیت کی تعلیم تو اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ وہ پچھلے زمانوں کیلئے تھی، اب بدل گئی یا پیچھے رہ گئی۔ اگر نہ بدلتی تب بھی یہ قرآن کریم کا مقابلہ نہ کر سکتی۔ کیونکہ عیسائیت کی تعلیم محدود زمانہ کیلئے تھی دُوسرے اس میں تحریف ہوگئی، اس میں تبدیلیاں ہوگئیں۔ لیکن قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات کا دائرہ قیامت تک ممتد ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

تفسیر سورۃ فاتحہ کا انگریزی ترجمہ

بھی ہو چکا ہے لیکن اب تک کسی کو یہ جُرأت نہیں ہوئی کہ وہ اِس چیلنج کو قبول کرے حالانکہ میں نے اُن کو یہ چیلنج باقاعدہ لکھ کر اور انگریزی میں ترجمہ اور ٹائپ شدہ صورت میں اُن کے ہاتھوں میں پکڑایا تھا۔ کیونکہ میں نے سمجھا زبانی بات ہوگی تو شاید یہ بُھول جائیں گے، اِسلئے جب میرا اُن سے دو گھنٹے کا انٹرویو ختم ہُوا تو میں نے یہ کہتے ہوئے اِس چیلنج کو دُہرایا کہ اب میں تمہیں دو چیلنج دیتا ہوں۔ یہ لکھے ہُوئے ہیں، ان کو لے لو اور اُن میں سے ایک سُورۃ فاتحہ کے متعلق تھا۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے۔ میں آج ان کا ذمہ دار ہوں۔ تم اپنے گھروں میں جاکر سوچو اور اپنے بڑے اور چھوٹے پادریوں اور اہلِ لوگوں سے مشورہ کرو۔ مگر ۱۹۶۷ء میں حضرت مہدی معہود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے خلیفہ نے جو چیلنج دُہرایا تھا عیسائیوں میں سے اب تک کوئی سامنے نہیں آیا۔ مجھ سے پہلوں نے بھی یہ چیلنج دیئے اور بار بار دُہرائے۔ عیسائیوں کو بار بار یاد دہانی کرائی گئی مگر وہ مقابل پر نہ آئے۔ کیا ہم ان تفاسیر کو جو ایسے حقائق اور معارف پر مشتمل ہیں جن کے مقابلے کی کسی کو جُرأت نہیں ہو سکی اور نہ کبھی ہوگی، اُن کو چھوڑ کر صرف اُن تفاسیر پر قانع ہو جائیں جن میں نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کذّاب کہا گیا ہے اور اسی طرح کئی دُوسرے انبیاء علیہم السلام پر تہمتیں لگائی گئی ہیں۔

میں دوستوں کو یہ بتا رہا ہوں کہ دیکھو قرآن کریم کو مہجور بنا کر کتنی بھیانک شکل بنتی ہے۔ اِس لئے دوست دُعائیں کریں۔ دُعائیں کریں اور بہت دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پر فضل فرمائے۔ اس کے اندر کبھی کوئی گروہ یا کوئی فرد ایسا نہ ہو، جو قرآن کریم کو مہجور سمجھنے والا ہو اور اس کی تعلیم کو پیٹھ پیچھے پھینکنے والا ہو۔

قرآن کریم تو ہماری زندگی ہے

اور ہماری روح ہے۔ یہ تو ہماری زندگی کا نور ہے۔ اس کے بغیر تو اس زندگی کا کوئی مزہ ہی نہیں۔ اس لئے اگر دوست اس دُنیا کی جنت چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اُخروی جنت کی لذتیں اور سرور چاہتے ہیں تو پھر اُنہیں قرآن کریم کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا ہوگا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چاہیئے کہ قرآن کریم تمہارے اوپر یہ حکم لگائے کہ تم خدا کے مومن بندے ہو اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہو اگر قرآن عزیز نے تمہارے ایمان کی تصدیق نہ کی تو تم ہلاک ہوگئے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے سینکڑوں احکام میں سے اگر کوئی ایک حکم کو بھی دیدہ دانستہ یا باغیانہ طور پر چھوڑتا ہے تو قرآن کریم کی گواہی اسکے خلاف ہوگی اور خدا تعالیٰ کا غضب اُس پر بھڑکے گا۔

پس حضرت امام مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں بیدار کر دیا ہے۔ آپ نے ہمیں تنبیہ کر دی ہے۔

اب یہ ہمارا کام ہے

کہ ہم ہر وقت چوکس اور بیدار رہیں اور قرآن کریم کو کبھی مہجور نہ بنائیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول میں، اپنی مجلسوں میں قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کریں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں۔ اسکی ایک نہایت ہی حسین اور جامع تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے اسکو پڑھیں۔ تاہم ہمارا ایک گروہ ان خوبصورت تفاسیر کو جاننے والا بھی ہو جو پہلوں کو دی گئی تھیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں اپنے گذشتہ خطبہ جمعہ میں بتا چکا ہوں۔

کتاب مبین کی آج بھی ضرورت ہے۔

پچھلے چودہ سو سال سے کتاب مکنون کے اوراق کتاب مبین کے اوراق میں تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ اب بھی یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ زمانہ چلا گیا۔ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں رہی۔ میں پھر مختصراً بتا دیتا ہوں کہ کتاب مبین کی ہمیں اسلئے ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں نے اللہ تعالیٰ ہی سے تفسیر سیکھ کر اسلام پر ہونے والے جن اعتراضات کا ازمنہ ماضیہ میں ازالہ کیا تھا اور اسلام کو ایک زندہ مذہب ثابت کرنے کیلئے جو حقائق پیش کئے تھے وہ پُرانے تو نہیں ہوگئے۔ اُن میں اکثر کو آج بھی دُہرایا جا رہا ہے۔ اسلئے اسلام پر کئے جانے والے ایسے اعتراضات کے جو جوابات پہلوں کو سکھائے گئے تھے اُنکی ہمیں آج بھی ضرورت ہے۔

اسی طرح ماضی میں یعنی پچھلے چودہ سو سال میں ہر صدی میں جو نئی اُلجھنیں پیدا ہوئیں اور اُن کو سلجھانے کیلئے خدا تعالیٰ کے مطہر بندوں کو خدا کی طرف سے قرآن کریم کی جو نئی سے نئی تفسیر سکھائی جاتی رہی ہے، اُسکی آج بھی ضرورت ہے، اس لئے کہ ان اُلجھنوں میں سے کچھ اُلجھنیں آج کی زندگی میں بھی پیدا ہو جاتی ہیں، اُنکو قرآن کریم کی روشنی میں سلجھانے کیلئے کتاب مکنون کے اوراق سکھائے گئے تھے جو اب کتاب مبین کے اوراق بن چکے ہیں اُن کی ہمیں آج بھی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم میں سے

ایک ایسا گروہ ضرور ہونا چاہیئے

جو اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں کی بیان کردہ تفاسیر کو دیکھے اور اُسپر غور کرے۔ یہ ایک بڑا دلچسپ مضمون ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ مثلاً تین سو سال پہلے اسلام پر یہ اعتراض ہوا اور خدا کے فلاں مقرب، محبوب اور مطہر بندہ نے خدا سے قرآن کریم کو سیکھ کر اس کا یہ جواب دیا تھا۔ گویا زمانہ زمانہ میں اور ملک ملک میں بدلتے ہوئے حالات میں نئی سے نئی اُلجھنیں پیدا ہوتی رہیں جن کو ہر زمانہ میں اور ہر خطۂ ارض میں خدا کے مطہر بندوں نے خدا سے علم حاصل کرکے سُلجھانے کی جو کوشش کی

اُسکی آج بھی ضرورت ہے، کیونکہ وہ اُلجھنیں آج بھی پیدا ہو رہی ہیں۔

اِنسانی زندگی کی ساری اُلجھنیں

ماضی کا قصہ تو نہیں بن گئیں۔ اُنکو قصہ پارینہ تو نہیں سمجھ لینا چاہیئے اُن میں بعض خود کو دُہراتی رہتی ہیں۔ اسلام پر پُرانے اعتراضات کسی نہ کسی شکل میں کبھی نہ کبھی سامنے آجاتے ہیں۔ جیسا کہ یہ اعتراض دُہرایا جا رہا ہے کہ

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ (الانعام: ۲۶)

اگر یہ ایک پُرانا اعتراض ہے جسے کفارِ مکہ نے بھی دُہرایا تھا۔ لیکن کیا ہم اس کا جواب نہیں دُہرائیں گے۔ اس لئے گو یہ اعتراض پہلے انبیاء علیہم السلام پر بھی کیا گیا تھا لیکن اُمتِ محمدیہ پر پہلی صدی میں جو اعتراض ہوئے اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو آج تک دُہرائے جا رہے ہیں۔ پہلی صدی میں جو اُلجھنیں پیدا ہوئیں اُن میں سے بعض ہماری زندگی میں آج بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے اُن کا جو حل پہلوں کو سکھایا گیا تھا اس کا ہمیں بھی علم ہونا چاہیئے۔

علاوہ ازیں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کو دُور کرنے کیلئے اور پیش آمدہ اُلجھنوں کو سُلجھانے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھ میں بنیادی طور پر

۲ دو قسم کی تفسیر دی ہے۔

ایک تفصیلی تفسیر ہے اور دُوسری اجمالی۔ یعنی ایک وہ تفسیر ہے جس میں ہر چیز کو اس کی اصل شکل میں تجزیہ کرکے اُسے نمایاں کر دیا گیا ہے، اور دوسری قسم کی تفسیر میں اجمالاً ذکر کر دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک آیت ہوتی ہے اس کے متعلق ایک دو فقرے میں آپ نے مجملاً ذکر کر دیا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے میرے سات خطبوں کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان کردہ ایک ایسا تفسیری نکتہ ہوتا ہے جسے آپ نے صرف ایک فقرہ میں بیان فرمایا ہے۔ جس طرح قرآن کریم فی نفسہٖ ایسی عظیم الشان کتاب ہے جس کے اندر مکنون یعنی چھپی ہوئی باتیں قیامت تک دعوتِ غور و فکر دیتی رہیں گی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر گو اِس رنگ میں تو نہیں لیکن ایک رنگ میں ایسی ضرور ہے کہ اس میں سے

نئے سے نئے علومِ قرآنی

ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں جو قرآن کریم کے مکنون حصے کی تفاسیر کو سمجھنے کیلئے گویا کُنجی کا کام دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کا دروازہ نہ پہلے بند تھا اور نہ اب بند ہے۔ قرآن کریم کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ حالاتِ حاضرہ میں یا مستقبل میں پیش آنے والے جو مسائل ہیں قرآن کریم میں اُن کے حل کرنے کی طاقت نہیں ہے، سراسر غلط اور قرآن کریم کو مہجور بنانے کے مترادف ہے۔

قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح اب بھی اپنے مطہر بندوں کو اسکے نئے سے نئے علوم سکھاتا رہیگا۔ پس دوست دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کے مطہر بندوں کو جو نئے سے نئے علوم اور اسرار رُوحانیہ سکھائے جائیں اللہ تعالیٰ اُنکے قبول کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

غرض ایک تو یہ دُعا ہے جسپر میں چاہتا ہوں کہ جماعت زور دے خصوصاً انصار اللہ۔ یہ وہ دُعا ہے جسکے نتیجہ میں اُن (انصار اللہ) پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اُن سے تعلق رکھنے والی مستورات اور اُن سے تعلق رکھنے والی بچیاں اور اُن سے تعلق رکھنے والے بچے یا اُنکے چھوٹے بھائی غرض سب کو وہ چوکس اور بیدار رکھیں اور اُنکی تربیت اس رنگ میں کریں کہ اُن کیلئے قرآن کریم کبھی مہجور نہ بنے کیونکہ جیسا کہ میں مثالیں دیکر واضح کر چکا ہوں۔ اس سے بڑے ہولناک اور تباہ کن نتائج پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اِمروز قومِ من نہ شناسد مقامِ من"
(مسیح موعودؑ)

(۱)

جس فرد کی تھی قوم کو صدیوں سے انتظار
جب آگیا، کوئی اُسے پہچانتا نہ تھا

واعظ نے جسکے تذکرے چھیڑے تھے وعظ میں
دیکھا اُسے تو دیکھ کر انکار کر دیا

اُن پر گراں تھا مہدیٔ معہود کا ظہور
جنکے دلوں پہ سطوتِ باطل کا رُعب تھا

اُس سے فساد و فتنہ و شر کا ہُوا سلوک
تحفہ دیا رسولؐ نے جس کو سلام کا

دن رات جس نے کی غمِ ملّت میں جاں گداز
اُس کو خطاب "ملحد و دجّال" کا ملا،

اِس دَور کو تھی "اپنے براہیم کی تلاش"
ڈالا گیا وہ آگ کے شعلوں میں بے خطا!

ملّا نے اُسکو حلقۂ دیں سے دیا نکال
جس کو ملا مقام فنا فی الرّسولؐ کا

اِن شعلہ ہائے آتشِ نمرود میں بھی وہ
کیا خُوب بات تھی جسے کیا خُوب کہہ گیا

"بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم"
(مسیح موعودؑ)

(۲)

جو بات اُس کی قوم کی تاریخ بن گئی
وہ بات آبِ زر سے فرشتوں نے کی رقم

سر اُس نے کر لئے حق و باطل کے معرکے
دیکھا ظہورِ نصرتِ مولا قدم قدم

اُس کی نگاہ پردۂ افلاک سے پرے
اُس کی نظر میں ہیچ زمانے کا زیر و بم

اُس کا وجود مہدیٔ معہود کا وجود
اُس کا ظہور آمدِ موعودِ کُل اُمم

اُس کی زباں حلاوت و شیرینیٔ کلام
اُس کے قلم کو دی گئی سُلطانیٔ قلم

وہ اِک صدا جو گوشۂ پنجاب سے اُٹھی
قریہ بہ قریہ گُونج کے پھیلی وہ یم بہ یم

"امروز قومِ من نہ شناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کُند وقتِ خوشترم"
(مسیح موعودؑ)

(عبد المنان ناہید)

جلسۂ سالانہ کے مُبارک ایّام

مبارک! جلسۂ سالانہ کے ایّام آ پہنچے
ہر اک جانب خدائے پاک کے انعام آ پہنچے

یہ ارضِ خُشک گُلہائے مسرت پا کے کِھل اُٹھی
چمن کے پھُول، بن کر موجِ دلآرام، آ پہنچے

حریمِ قُدس کے ساکن درِ مہدیؑ کے شیدائی
وفا و عشق کا باندھے ہوُئے احرام آ پہنچے

بہ چشمِ ہادیٔ دَوراں دِلوں سے ظلمتیں چھُوٹیں
بہ فیضِ ساقیٔ کوثرؐ لبوں تک جام آ پہنچے

مسیحِ پاکؑ کے شبگیر نالے عرش تک پہنچے
ملائک لے کے رحمت بہرِ خاص و عام آ پہنچے

طُلوعِ عظمتِ اسلام کی ساعت قریب آئی
نفُوذِ دینِ فطرت کے حسیں ایّام آ پہنچے

سُوئے مشرق چلے آئے رُخِ مغرب کے متوالے
یہ نامے نام تھے جسکے اُسی کے نام آ پہنچے

حضُورِ ساقیٔ کوثرؐ کے میخانے کا کیا کہنا
ہزاروں، گرتے پڑتے لے کے اپنا جام، آ پہنچے

جو تھے گُم کردۂ شب، صُبح اُنکو ساتھ لے آئی
جو بھُولے تھے سحر کو وہ بوقتِ شام آ پہنچے

ہوُئے پُورے کلام اللہ کی آیات کے وعدے
"خُدا نے آج ایفا کر دئے ہر بات کے وعدے"

(عبد السلام اختر ایم۔اے)

حضرت مسیحِ موعودؑ کی یاد میں

ہر وقت رہا جو کہ ثنا خوانِ محمدؐ
ہیں اور بھی دُنیا میں ثنا خوانِ محمدؐ
یہ وُہ ہیں کہ بھیجا ہے سلام انکو نبیؐ نے
مامور کا پایا ہے مقام آپؑ نے بیشک
کیا کیا نہ مصائب سے پڑا آپؑ کو پالا!
لاریب زمانہ پہ کیا آپؑ نے ثابت
دُنیا پہ برسنے لگے انوارِ الٰہی
خورشیدِ قیامت کا ہے خوف نہ باقی

اللہ رے وُہ طوطیٔ بُستانِ محمدؐ
لیکن وُہ کہاں اور کہاں شانِ محمدؐ
آؤ اِدھر اَے حلقہ بگوشانِ محمدؐ
اللہ کی رحمت سے، بہ فیضانِ محمدؐ
چھوڑا نہ مگر ہاتھ سے دامانِ محمدؐ
شاہوں سے بھی افضل ہیں گدایانِ محمدؐ
جس وقت کہ دیکھا رُخِ تابانِ محمدؐ
مِل جائے اگر گوشۂ دامانِ محمدؐ

محمودِ دلِ زار کی بس ہے یہ تمنّا
کرتا رہوں مَیں مدحِ غلامانِ محمدؐ

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغرب میں آفتاب اسلام کے طلوع کی نئی کرن

غلبۂ اسلام کی مہم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر یورپ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

موثر ترین ہتھیار ۔ قرآن عظیم

ہمارے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ سفر یورپ جو ۱۳ وفا / جولائی سے لے کر ۲۶ ستمبر (تبوک) ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء تک جاری رہا غلبۂ اسلام کی اس عظیم اور مبارک مہم کی ایک ناقابل فراموش اور دائمی کڑی ہے جس کی طرف حضرت خاتم الانبیاء احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا (بخاری) کے پُر اسرار الفاظ میں چودہ صدیاں قبل خبر دی تھی اور جسے مہدیٔ معہود کے ساتھ وابستہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ

"اَلْقُوَّۃُ یَوْمَئِذٍ بِالْقُرْآنِ"
(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۳)

یعنی آخری زمانہ میں دجال اور یاجوج ماجوج کے عالمگیر فتنوں کے سدِ باب کا مؤثر ترین حربہ اور فیصلہ کن ہتھیار قرآن عظیم ہوگا۔

حضرت مہدیؑ اور اسلام کی عالمی حکومت کا تخیل

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ عہد حاضر میں قرآن عظیم کے ذریعہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بین الاقوامی روحانی حکومت کے قیام کا یہ تخیل حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے دنیائے اسلام کے سامنے پیش فرمایا کہ:

"قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اسکو پاش پاش کریگا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۷ حاشیہ)

نیز پیشگوئی فرمائی

"یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیساکہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا.. اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی"
(ایضاً صفحہ ۲۵۴ - ۲۵۵ حاشیہ)

مزید خبر دی

"اب وہ (قرآن کریم) ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور دنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا اور اپنا غلبہ دکھائے گا اور لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی پوری کر دے گا اور پیشگوئی ولیمکنن لھم دینھم کو روحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا"
(ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۹ - ۶۸۰ طبع اول)

سفر یورپ کی بنیادی غرض
جدید پریس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن پاک اور خالص دینی اغراض و مقاصد کے تحت یہ سفر اختیار فرمایا ان میں اولیت حضرت مہدی موعود کی پیشگوئی کے مطابق اس غرض کو حاصل تھی کہ حضور ایدہ اللہ اشاعت قرآن کے عالمگیر آسمانی منصوبہ کی تکمیل کے لئے جدید طرز کی آفسٹ مشینوں اور ان کے طریق کار اور دوسرے ضروری کوائف کا بنفس نفیس اور براہ راست جائزہ لے کر ایک معین سکیم اور نظام عمل تجویز فرمانا چاہتے تھے سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سفر کا یہ مقصد ہر لحاظ سے کامیابی کے ساتھ حاصل ہوا اور انشاء اللہ مستقبل قریب میں اس کے شاندار عملی نتائج دنیا بھر کے سامنے آنے والے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے سفر یورپ کے اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ

"چھوٹے پیمانے پر ایک پریس جس میں درثمین کے سائز جیسی کتب شائع ہو سکیں گیارہ سو پونڈ میں آتا ہے انگلینڈ والے احمدیوں نے دو پریس نائیجیریا اور غانا کو تحفہ دئے ہیں۔ ایک اور پریس ہے جو ذرا اس سے بڑا ہے اس میں کچھ تھوڑی سی چیزیں زائد ہیں۔ ان کی وجہ سے اس کی قیمت تقریباً دگنی یعنی اکیس سو پاؤنڈ رکھی ہوئی ہے ربوہ کے لئے جو پریس وہ بھجوا رہے ہیں وہ بھی تحفہ بھجوایا ہے ان کے علاوہ ایک اور پریس ہے جس کی قیمت تیس یا پینتیس سو پاؤنڈ ہے ایک منٹ میں ایک پلیٹ بناتا ہے۔ اس کے ساتھ پلیٹ میکر بھی ہوتا ہے یہاں اس وقت اعلیٰ سے اعلیٰ پریس

> "چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے"
> (حضرت مہدی معہود کی پیشگوئی
> فرمودہ دسمبر ۱۸۹۰ء)

ایک گھنٹے میں پلیٹ بناتا ہے کئی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ پمفلٹ وغیرہ شائع کئے جا سکتے ہیں۔ شام کو کوئی خبر آئی اگر اس کی تردید کی ضرورت ہو تو دوسرے دن صبح اس کی وضاحت شائع کی جا سکتی ہے"
(الصلح کراچی ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۶)

سفر کی سات عظیم الشان برکات

پریس کے علاوہ اس تاریخی سفر کی اور بے شمار برکات ظاہر ہوئیں جن میں سے سات کا ذکر بطور مثال عرض کرنے پر اکتفا کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

پہلی برکت

(۱) آج کل یورپ میں امیچیور فرینڈز براڈکاسٹنگ کلبس AMATEURE (FRIENDS BRODCASTING CLUBS) قائم ہیں اور ان کے ممبر ٹرانسیورز (TRANSEEIVERS) کے ذریعہ مختلف ممالک کے دوستوں سے مختلف باتیں کرتے ہیں۔ حضور نے لندن میں خطبہ جمعہ میں اس مفید چیز سے استفادہ کی طرف پرزور توجہ دلائی اور نوجوان احمدیوں نے اس پر لبیک کہا۔ اس مقصد کے لئے ایک کورس پاس کرنا پڑتا ہے جس میں حضور کی تحریک پر چند نوجوان داخلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے چکے ہیں اور اس طرح حضور کے قیام لندن کے دوران ہی اس کام کی داغ بیل پڑ چکی ہے حضور کا ٹریننگ لینے والے نوجوانوں کو ارشاد ہے کہ امریکہ، نائیجیریا، غانا، آسٹریلیا اور مشرقی افریقہ کے احمدیوں سے باتیں کر کے اسلامی اخوت کے رابطہ کو مضبوط و مستحکم بنائیں۔

دوسری برکت

۲۔ دنیائے احمدیت کے عالمی سطح پر باہمی رابطہ کے لئے حضور نے ٹیلیکس (TELEX) کی تنصیب کا بھی ارشاد فرمایا اور لندن میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو اس کا انچارج مقرر فرمایا کہ وہ ایک مہینے کے اندر اندر اس کا انتظام کریں ٹیلیکس بجلی کی ایک مشین ہے جو کم و بیش دس ہزار روپے میں آتی ہے اور اس کے ذریعہ صرف ایک پاؤنڈ کے اخراجات سے قریباً پچھتر الفاظ پر مشتمل خبریں بیرونی ممالک میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ جس دن براہ راست نائیجیریا، ایسٹ افریقہ، انگلینڈ اور سپین کے احمدیوں کا باہمی تعلق ٹیلیکس سسٹم سے قائم ہو گیا دنیا بھر کے احمدی مرکز احمدیت سے اٹھنے والی ہر آواز اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک سے چند لمحوں میں باخبر ہو جائیں گے اور غلبہ اسلام کی وہ عظیم الشان مہم جو تکمیل اشاعت ہدایت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے بہت جلد اپنے نقطہ عروج تک پہنچ جائے گی اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آفتاب اسلام کی ضیا پاشیوں سے مغرب کے ظلمتکدے بھی توحید حقیقی اور عشق رسول اور محبت قرآن کے نور سے منور ہو کر بقعہ نور بن جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تیسری برکت

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے احمدیوں کو سائیکل خریدنے اور ان پر سفر کرنے کی تحریک فرمائی اور انہیں اسلام کے عروج و ارتقاء کے اس بنیادی نکتہ کی طرح توجہ دلائی کہ اسلامی جنگیں امام کے پیچھے اور اس کی ہدایت کے ماتحت لڑیں گے تو کامیاب ہوں گے
(المصلح ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۳ء)

چوتھی برکت

۴۔ اس سفر میں حضور نے انگلستان کے علاوہ ہالینڈ، مغربی جرمنی سوئٹزرلینڈ، اٹلی، سویڈن اور ڈنمارک بھی تشریف لے گئے اور ان ممالک میں پرچم اسلام لہرانے والے مبلغین احمدیت کو اشاعت اسلام کی سرگرمیوں میں تیزی پیدا کرنے کے لئے قیمتی ہدایات سے نوازا۔

پانچویں برکت

۵۔ اس بابرکت سفر میں حضور کی زبان سے اسلام کی آواز اخبارات ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ لاکھوں انسانوں تک پہنچی اور مغرب کی مادی دنیا پر واضح لفظوں میں یہ واضح کیا گیا کہ سرمایہ داری روسی اشتراکیت اور چینی سوشلسٹ نظام کے انقلاب ... کے مقابل اسلام کا آخری روحانی انقلاب ہی اصل انقلاب ہے۔ جس کی بنیاد رب العرش کے خدا نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے اور مہدی موعود کے ذریعہ اس کا دوبارہ آغاز ہو چکا ہے۔ اور نظام خلافت کے ذریعہ ہم اب اس کی ارتقائی منازل طے کر رہے ہیں اور انشاء اللہ محبت اور خدمت خلق سے یورپ اور دوسری دنیا کے دل جیت کر انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لے آئیں گے اس سلسلہ میں حضور نے مغربی جرمنی کے شہر فرانکفورٹ میں ٹیلیویژن کے نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:۔

"میں نے عرصہ ہوا خواب میں دیکھا تھا کہ جرمن قوم کے دلوں پر لا الٰہ الا اللہ لکھا ہوا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ قوم بالآخر مسلمان ہو گی"

حضور نے زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اسلام کے ذریعہ رونما ہونے والے آخری انقلاب کا یہ اچھوتا پرزور تصور بھی پیش کیا کہ

"یہ انقلاب ایمان، اور یقین کامل کی قوت کی بدولت رونما ہوگا اسکے عملی ظہور کے لئے ہم انسانوں کے دل جیتیں گے اور پھر انہیں ایسے حالات مہیا کریں گے کہ فطری قوی ترقی کریں اسی طرح ان میں ایسا جذبہ اور ولولہ پیدا ہوگا کہ وہ اپنی ذاتی اغراض کے استعمال کرنے کی بجائے بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے خرچ کرنے کو تیار ہو جائیں گے"

نیز اہل یورپ کو کھلے لفظوں میں خبر دی کہ

"ہمیں یقین ہے کہ یہ آسمانی انقلاب ایک سو سال کے اندر اندر اپنی بلندیوں کو چھو لے گا"

(الفضل ۷ر ستمبر ۱۹۷۳ء)

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھٹی برکت

۶۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس مبارک سفر کی ایک عظیم برکت یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں مغربی دنیا کی ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا جو پادریوں نے صدیوں سے اسلام کے خلاف پھیلا رکھی ہیں۔ اس حقیقت کے ثبوت میں ہالینڈ کے ایک بااثر اخبار ویدرلینڈ (VADERLAND) کے ۲۲ر اگست ۱۹۷۳ء کے شمارہ میں شائع شدہ ایک رپورٹ ملاحظہ ہو۔ اخبار کے نمائندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے اپنی ملاقات کی تفصیل اور اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اس جماعت کے قیام کا مقصد جس کے آپ امام ہیں [illegible] انسانوں کے مذہب یعنی مذہب اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے اس کی اصل حقیقت سے دنیا کو آگاہ کرنا ہے آپ کے اس [illegible] دورہ کا بھی یہی مقصد ہے آپ نے اپنی گفتگو میں اسلام کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے بہت ہی متبسم انداز میں فرمایا یہ بات مشہور ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور یہ کہ اسے تلوار کے زور سے ہی پھیلایا جا سکتا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے آپ نے اس سوال کے جواب میں کہ پھر آپ ہمارے درمیان اسلام کو کس طرح پھیلا رہے ہیں؟ فرمایا "آپ لوگوں کے دلوں کو فتح کر کے"۔ اس جواب پر تمام دوسرے لوگ حیران رہ گئے۔ آپ نے مزید فرمایا یہ ناممکن ہے کہ کسی کا دل طاقت اور قوت کے بل پر جیتا جا سکے دلوں کے جیتنے کے لئے ہر ایک کے ساتھ برادرانہ تعلق اور ہمدردی کی نیز ہر ایک کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے یہ بات دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے الفاظ میں اور نہایت ہی مؤثر انداز میں بیان فرمائی۔"

ساتویں برکت

۷۔ اس بابرکت سفر نے یورپ کو اسلام کی زندہ قوت و طاقت کا احساس دلا دیا ہے اور وہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ تحریک احمدیت ایک بین الاقوامی اسلامی تحریک ہے جو قرآن کے خالص روحانی اور اخلاقی معیار سے دنیا کے باطل نظاموں کو مٹا کر ان کی بجائے اسلامی انقلاب لانا چاہتی ہے۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ کے اخبار نیو زیورچر (NEWZURCHER) (۲۷ر اگست ۱۹۷۳ء) نے جماعت احمدیہ کی نسبت لکھا:۔

"اس اسلامی تحریک کو روحانی اور مذہبی ترقی کے نقطہ نگاہ سے دنیا بھر کے لوگوں کو امداد فراہم کرنے والا ادارہ یا تنظیم قرار دیا جا سکتا ہے آج دنیا کے لوگ لامذہب ہیں تاہم وہ کسی نہ کسی مذہب کے متلاشی نظر آتے ہیں اسلام انسانی فطرت کے عین مطابق ہے

باقی صفحہ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا ہرگز ختم نبوت کے منافی نہیں ہے

حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق قرآن مجید کی پیشگوئیاں

(محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا: امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے احمدیت کے سمجھنے میں سب سے بڑی روک یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کو ختم نبوت کے منافی خیال کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم میں اور حدیثوں میں مسیح کی آمد کی پیشگوئیوں کی وجہ سے (بالخصوص حدیثوں کے باعث کہ ان میں نام لے کر یہ پیشگوئیاں ہیں) امت محمدیہ میں یہ عقیدہ راسخ رہا ہے کہ جب مسلمانوں پر انتہائی زوال کا وقت آئے گا۔ اور وہ دجال کے نرغہ میں پھنس جائیں گے اور ایمان عملاً اُڑ جائے گا تو اس وقت مسیح آئے گا جو ایک طرف دجال کو قتل کرکے اور کسر صلیب سے اسلام کی بیرونی مدافعت کا کام سرانجام دے گا۔ اور دوسری طرف مسلمانوں میں از سر نو ایمان کو قائم کرے گا لیکن اس کا آنا ختم نبوت میں رخنہ انداز نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ احیائے اسلام اور مدافعت کا سارا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور متابعت میں بطور امتی کرے گا۔ اور آپ ہی کا کلمہ اس کا کلمہ ہوگا اور قرآن ہی اس کی کتاب ہوگی۔

اگر قرآن کریم سے یہ ثابت ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور نزول مسیح سے مراد ان کا آسمان سے اترنا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے فقط یہ مراد ہے کہ ان کے ساتھ کامل مماثلت رکھتے ہوئے ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہی پیدا ہوگا۔ جیسا کہ تورات میں جب ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی کی گئی تو وہ یوحنا یعنی یحییٰ نبی کے وجود میں پوری ہوئی قرار دی گئی اور یہ توجیہہ خود حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمائی۔ تو ایسے مثیل کی آمد ختم نبوت کے منافی کس طرح سمجھی جا سکتی ہے خدا کے ایک سابقہ مامور کو دوبارہ ایک امتی کے طور پر لانے میں تو غور کرنے والوں کو کئی قباحتیں نظر آئیں گی۔ اور یہ باور کرنا مشکل ہو جائے گا کہ ان کی ساری حیثیت یکسر کیسے بدل جائیں گی۔ کلمہ بھی بدل جائے گا۔ کتاب بھی بدل جائے گی۔ قوم بھی بدل جائے گی۔ بلکہ بحیثیت ایک مسلمان کے وہ عیسائیت کی تباہی کے درپے ہو جائیں گے۔ ان کے مخاطب بھی بنی اسرائیل کی بجائے ساری دنیا ہو جائے گی۔ غرضیکہ بہت سی مشکلات نظر آئینگی لیکن ان کے مثیل آنے میں ایسی کوئی قباحت نہیں رہتی۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی آغوش میں ہی پرورش پائی ہوگی۔ آپ ہی کی غلامی اور متابعت اور محبت میں اسے سب کچھ ملا ہوگا۔ اس کا سارا وجود اور اس کا سارا کام آپ ہی کے طفیل ہوگا۔ اپنا کچھ نہیں ہوگا۔ آپ ہی کے لائے ہوئے دین اسلام کی وہ تجدید و احیاء کرے گا۔ آپ ہی کی محبت اور عشق اس کا سرمایہ حیات ہوگا۔ قرآن ہی اس کا سرمایہ علم ہوگا۔ جس کے پوشیدہ معارف وہ ظاہر کرے گا۔ اور جس کی روشنی کو وہ دنیا میں پھیلائے گا۔ غلبہ اسلام ہی اس کا مقصد زندگی ہوگا۔ جس کے لئے وہ دجالیت اور عیسائیت اور ہر مقابل پر آنے والی طاقت کی بیخ کنی کرے گا۔ اور یہ سب کچھ اس کے آقا و سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تاثیروں اور برکت کی وجہ سے ہوگا۔ ان تاثیروں کو وہ اپنے وجود میں ظاہر کرکے دکھائے گا تا تمام دنیا پر حجت پڑے اور ان کو محض کہانیوں کی شکل نہ دی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام برکتوں کے ساتھ زندہ نظر آئیں۔ غور فرمایئے اگر عیسیٰ ابن مریمؑ کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں تو ایسے شخص کا آنا کس طرح منافی ہوگا۔

اس مضمون کے تمام پہلوؤں کو زیر غور لانے کے لئے اسے دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو یہ ہیں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں

(۲) نزول مسیحؑ کے متعلق حدیثوں میں پیشگوئیاں

(۳) بزرگان دین اور علماء کا نزول مسیحؑ کے عقیدہ پر قائم ہونا۔

(۴) وفات مسیحؑ از روئے قرآن مجید۔

(۵) وفات مسیحؑ از روئے حدیث۔

(۶) وفات مسیحؑ کے متعلق مشہور علماء کے فتاویٰ اور آراء۔

(۷) فوت شدہ لوگ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتے۔

(۸) نزول مسیحؑ کے متعلق پیشگوئیوں کا صحیح مفہوم۔

(۹) ان پیشگوئیوں کے صحیح مفہوم کے مطابق کسی کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔

(۱۰) آخر الکلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں

ماموروں کی آمد کے متعلق پیشگوئیوں کے بارہ میں یہ اصولی بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ان میں بکثرت استعارات ہوتے ہیں اور دیگر ایمانی امور کی طرح اخفاء کا پہلو غالب ہوتا ہے تا ان پر ایمان لانے کی توفیق صرف وہی لوگ پائیں جو اپنے اندر خدا تعالےٰ کا خوف رکھتے ہوئے ان پر غور کرتے ہیں اور قرآنی ارشاد ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کے منشاء کو پورا کرتے ہیں۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور تمام فضیلتوں کی جامع ذات کے متعلق بھی ایسے الفاظ میں پیشگوئی کی گئی جو ہر کس و ناکس کو فائدہ نہ دے سکی اور انسانوں کی بہت بڑی اکثریت آپ کو شناخت کرنے سے محروم رہی۔ یہود اور عیسائی ابھی تک جھگڑتے ہیں کہ تورات کی پیشگوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر چسپاں نہیں ہوتی۔ لیکن وہ اس بارہ میں معذور قرار نہیں دیئے جا سکتے اور نہ انکار کی سزا سے بچ سکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی بھی ایسی ہی طرز سے تھی۔ حضرت الیاسؑ (ایلیا) کی آمد ثانی کی پیشگوئی میں بھی یہی صورت تھی۔ کہ اس سے مراد ان کا اپنا دوبارہ آنا نہیں تھا۔ بلکہ ان کے مثیل کی پیش خبری دی گئی تھی جو حضرت یحییٰؑ (یوحنا) کی شکل میں آیا۔

پس ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں کے متعلق غور کرنے کے لئے بہت تقویٰ کی ضرورت ہے اور تب ہی اخفاء کے پردہ کے پیچھے حقیقت کی روشنی نظر آتی ہے اور انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اجر کے لائق ہو کر جنت کا وارث بنایا جاتا ہے۔ ان میں اخفاء کا پہلو نہ ہوتا اور واضح طور پر آنے والے کا نام اور پتہ اور اوصاف بتا دیئے جاتے اور کوئی ابہام نہ چھوڑا جاتا تو ان پر ایمان لانا آسمان پر چمکتے ہوئے سورج کے وجود کو مان لینے کے مترادف ہوتا اور کسی آزمائش یا انعام کا سوال نہ رہتا۔ حالانکہ ایمانی امور کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان کی آزمائش ہو اور وہ جنت یا دوزخ کا مستحق بنے۔ ان امور کی ابتداء ایمان بالغیب سے ہوتی ہے۔ جو راجح اور غالب عقلی دلائل کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ قطعی نہیں ہوتے اور ان کی انتہا یقین اور اطمینان قلب اور ان کے شیریں ثمرات حاصل ہونے پر ہوتی ہے جو عمل اور استقلال اور عاجزانہ دعاؤں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو جلد بازی سے کام نہیں لیتے اور فوراً ہی انکار پر آمادہ نہیں ہو جاتے بلکہ خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے پیچھے چھپی ہوئی حقیقت کو جان لیتے ہیں اور ماموران الٰہی کی شناخت کی توفیق پاتے ہیں۔ وہی ہیں جو دنیا اور آخرت میں کامیاب اور بامراد ہوتے ہیں۔

اب قرآنی پیشگوئیوں میں سے چند ایک کو بیان کیا جاتا ہے:۔

پہلی پیشگوئی

سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔"

(ترجمہ) وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور (وہ مبعوث کرے گا اس کو) آخرین میں بھی جو ابھی ان کو ملے نہیں۔ (یعنی بہت بعد میں آئیں گے)

تفسیر روح المعانی میں اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں عطف اُمِّیّٖن پر ہے یا یُعَلِّمُھُمْ میں ضمیر منصوب پر۔ اس طرح پہلے کے لحاظ سے معنے یہ ہیں کہ اس نے رسول بھیجا امیوں پر اور غیر وہ اسے بھیجے گا آخرین میں۔ دوسرے کے لحاظ سے یہ معنے ہوتے ہیں کہ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُ الْاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ یعنی وہ ان کو کتاب اور حکمت سکھائے گا اور ان کے بعد میں آنے والوں کو بھی سکھائے گا جو ابھی ان سے نہیں ملے"

اس آیت کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس حدیث میں فرمائی ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عن ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فانزلت علیہ سورۃ الجمعۃ
وآخرین منھم لما یلحقوا بھم
قال قلت من ھم یا رسول اللہ فلم
یراجعہ حتی سأل ثلاثا وفینا
سلمان الفارسی وضع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی
سلمان ثم قال لو کان الایمان
عند الثریا لنالہ رجال او رجل
من ھؤلاء۔"

(بخاری کتاب التفسیر)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۃ جمعہ اتری جس میں یہ آیت تھی۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں۔ آپ نے اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ میں نے اس سوال کو تین دفعہ دہرایا۔ اس وقت ہم میں سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر بھی جا پہنچا ہوگا تو اسے ان میں سے (یعنی اہل فارس کی نسل سے) ایک یا ایک سے زیادہ آدمی واپس لے آئیں گے۔"

اس حدیث کے متعلق قرطبی کہتا ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی طرح ہوا۔ بہت سے حدیث کے حافظ و امام اہل فارس سے ہوئے۔ تیسیر الباری (ترجمہ صحیح بخاری از مولوی وحید الزمان) میں اس جگہ نوٹ دیا گیا ہے کہ اگر رجل من ھؤلاء والی روایت درست ہے (یعنی ایک ہی آدمی یہ کام کرے گا) تو اس کے مصداق امام بخاری ہیں جو فارس کے رہنے والے تھے۔

صحیح بخاری کی یہ روایت بتاتی ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ایمان اڑ کر ثریا پر چلا جائے گا۔ یعنی دنیا سے مفقود ہو جائے گا اور پھر اسے واپس لانے والا ایک فارسی النسل ہوگا۔

اگر اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر چسپاں کیا جائے تو یہ درست نہیں پڑتی۔ کیونکہ آپ کے اور دوسرے آئمہ حدیث کے وقت میں ابھی ایمان ثریا پر نہ گیا تھا۔ بلکہ مسلمانوں میں بہت کچھ ایمان موجود تھا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور واقعات کے لحاظ سے پہلے تین سو سال کو ایمانی جہت سے اچھا زمانہ شمار کیا گیا ہے۔ یہ سب آئمہ حدیث تیسری صدی کے مؤرخ اور درمیان میں ہوئے۔ فیج اعوج یعنی ایسے انسانوں کا زمانہ جن کی اخلاقی اور روحانی حالت بہت گندی ہوگئی۔ اس کے بعد آیا۔ اور اس کی تکمیل تیرھویں صدی کے آخر تک ہوئی جب دجال اور یاجوج ماجوج (یعنی مغربی اقوام جو دنیا پر تیزی سے بہت بڑھ گئیں اور انہوں نے آگ کے شعلوں سے کام لے کر ہر قسم کی مشینیں ایجاد کیں) کا خروج ہوا اور دنیا میں ان کا غلبہ ہوگیا۔ اور اسلام مقہور و مغلوب ہوگیا۔ عیسائی پادری اور آریہ اور دہریہ مسلمانوں کے مرتد کرنے پر تیار ہوگئے اور انہیں نیست و نابود کرنے کے درپے ہوگئے۔ ایسے فارسی النسل کی ضرورت اس آنے کے وقت میں تھی تا وہ اسلام کو تازہ کرے۔ ایمان کو دوبارہ قائم کرے گویا اسے آسمان سے اتار کر لائے اور دیگر ادیان پر اس کے غلبہ کا سامان کرے۔ اس انتہائی بگڑے ہوئے زمانہ کی خبر حدیث میں ان الفاظ میں دی گئی تھی۔

"عن ابی سعید الخدری
عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لتتبعن من
قبلکم شبرا بشبر و
ذراعا بذراع حتی لو
دخلوا جحر ضب
تبعتموھم قلنا یا
رسول اللہ الیھود و
النصاری قال فمن۔"

(بخاری کتاب بدء الخلق)

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اگلے لوگوں کی پیروی کرو گے بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوگئے تو تم بھی وہاں جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاریٰ (کی پیروی کریں گے) فرمایا تو اور کن کی؟ (یعنی وہی مراد ہیں)

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا:۔

"یوشک ان یاتی علی
الناس زمان لا یبقی من
الاسلام الا اسمہ و
لا یبقی من القرآن الا
رسمہ۔ مساجدھم عامرۃ
وھی خراب من الھدی
علماءھم شر من تحت
ادیم السماء من عندھم
تخرج الفتنۃ وفیھم
تعود۔"

(شعب الایمان)

(ترجمہ) لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے کہ اسلام کا فقط نام اور قرآن کے فقط الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ ان کی مسجدیں بظاہر آباد لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ تمام فتنے انہی میں سے نکلیں گے اور انہی کی طرف لوٹ کر آئیں گے" (یعنی فتنوں کے مرکز وہ ہوں گے)

اس حدیث میں نہ صرف عوام کا حال بیان کیا گیا ہے بلکہ علماء کی حالت کا بھی نقشہ کھینچا گیا ہے۔ گزشتہ صدی سے مسلمانوں کی اس حالت کا اعتراف کتابوں اور رسالوں اور اخبارات میں اس قدر کیا جا چکا ہے کہ اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ حالات اس شدت کے ساتھ پہلے کبھی پیدا نہ ہوئے تھے۔ نہ ہی مسلمان فارسی والی حدیث کے مصداق کے آنے کی ضرورت تھی۔ وہ فارسی النسل عین ضرورت کے وقت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا اور اس نے وہ سارے کام کئے جن کے لئے اسے بھیجا جانا تھا۔ اس کی کسی قدر تفصیل آگے آئے گی۔

اگر ہم غور کریں تو قرآن کریم بھی یہی بتا رہا ہے کہ یہ کام اس زمانہ کے نام نہاد علماء کے ہاتھوں ہونے والا نہیں تھا۔ اور اس کی وجہ بھی بتاتا ہے۔ سورۃ جمعہ کی زیر بحث آیت کے آگے ایک آیت اور چھوڑ کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"مثل الذین حملوا التوراۃ
ثم لم یحملوھا کمثل
الحمار یحمل اسفارا"

(یعنی ان لوگوں کی مثال جنہیں تورات پر عمل کرنے کا مکلف کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا۔ اس گدھے کی مثال ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لاد دیا جائے۔ (یعنی اس بوجھ کے باوجود وہ کتابوں کے علم سے محروم ہوتا ہے)

سو کسی انسان پر صرف کتابوں کے علوم کا بوجھ ڈال دینے سے وہ کام نہیں بنتا۔ جب تک وہ تقویٰ اختیار کر کے علوم کی حقیقت تک نہ پہنچے۔ اور ان پر عمل پیرا نہ ہو۔ محض ظاہری علم تو بسا اوقات سوائے تکبر کے اور کوئی پھل نہیں دیتا اور ایسا انسان خدا کی درگاہ سے دھتکارا جاتا ہے۔ ایسے علماء نے اسلام کی تر و تازگی کیا واپس لانی تھی۔ یہ تو کوئی خدا کا مامور ہی کر سکتا تھا کہ اس امت کے آخری حصہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس کے پہلے حصہ جیسا ہی کر دے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"مثل امتی مثل المطر
لا یدری اولہ خیر
ام آخرہ۔" (ترمذی)

یعنی میری امت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا آخری حصہ۔

اسی کے مطابق یہ حدیث بھی ہے:۔

"انہ سیکون فی آخر ھذہ
الامۃ قوم لھم مثل
اجر اولھم یامرون
بالمعروف وینھون عن
المنکر ویقاتلون اھل الفتن"

(بیہقی)

(ترجمہ) اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی۔ جنہیں ان سے پہلی گذری ہوئی قوموں کی مانند اجر ملے گا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔ اور اہل فتنہ سے دلائل کا مقابلہ کریں گے۔ گویا دجال اور عیسائیت وغیرہ کے مقابلہ میں ایک موثر تبلیغی نظام مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے جس کے لئے واقفین زندگی بھی ہوں گے۔ ان کی تعلیم و تربیت کا پورا انتظام بھی ہوگا۔ مالی قربانیاں بھی ایسی ہوں گی۔ کہ بیت المال سے یہ سارا نظام چل سکے۔ ان کے ہاتھ میں نہایت پختہ اور مضبوط دلائل کی تلوار بھی ہوگی۔ جو تمام بوسیدہ اور غلط دلائل کو کاٹ جائے گی اور اس طرح اسلام کی برتری تمام مذاہب پر ثابت کر دے گی۔ غرضیکہ یہ حدیث چند ایک افراد کے متعلق نہیں بلکہ ایک نہایت مضبوط تبلیغی نظام کے متعلق خبر دیتی ہے جس میں وہ ساری خوبیاں پائی جائیں گی۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

دوسری پیشگوئی:

"ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدی و دین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون۔"

(سورہ صف)

(ترجمہ) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا) کہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ اظہار دین یعنی دین کا غلبہ مسیح کے وقت پورا ہوگا۔ چند ایک حوالے یہ ہیں:۔

(۱) "دین اسلام کا غلبہ باقی ادیان پر عیسیٰ بن مریم کے نزول کے وقت ہوگا۔" (تفسیر ابن جریر پارہ ۲۸ ترجمہ از عربی عبارت)

(۲) "تاکہ غالب کردے اس دین کو علی الدین کلہ سب دین اور ملت پر حضرت مسیح کے اترنے کے وقت" (تفسیر قادری جلد ۲ ص ۳۸)

(۳) "ظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر بوقوع آمدہ و اتمام آن از دست حضرت مہدی واقع خواہد بود۔"
(منصب امامت از حضرت اسماعیل شہید)

آگے چل کر یہ ثابت کیا جائے گا کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود ہی مہدی بھی ہیں۔ اس لئے حضرت اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی یہ وعدہ غلبہ اسلام مسیح کی آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ وابستہ ہے۔

(۴) "انما نزلت فی القائم من
آل محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) وھو الامام الذی
یظھرہ علی الدین کلہ۔"
(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲ و تفسیر صافی بحوالہ قمی)

یعنی یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے امام قائم (مہدی) کے متعلق ہے اور وہی امام ہوگا جو اسلام کو باقی سب دینوں پر غالب کرے گا۔

اگر غور کیا جائے تو یہ آیت کریمہ دراصل دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اوّل مسیح کا آنا۔ کیونکہ اس کے وقت میں اسلام کو ہر طرف سے گھر جانے کے بعد غلبہ حاصل ہوگا۔ دوسرے اس غلبہ کا حاصل ہونا۔ اس غلبہ کے حاصل ہونے کے لئے سامانوں کی بھی ضرورت تھی۔ سب سے بڑا سامان تو وہ دلائل تھے جو خدا کے مسیح نے مہیا کئے۔ جن کا مقابلہ کوئی مذہب نہ کرسکا۔ وہ دلائل ایسے روشن تھے کہ ہر مقابل پر آنے والا خیرہ ہوگیا اور شکست کھا گیا۔ پھر ان دلائل کو دنیا میں پھیلانے کے ذرائع کی ضرورت تھی۔ سو ان کے متعلق قرآن کریم نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔

"واذا النفوس زوّجت
واذا الصحف ....
نشرت۔" (سورۃ تکویر)

یعنی۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دنیا کے تمام انسانوں کو ملا دیا جائے گا۔ اور کتابیں اور رسائل اور اخبار نشر کئے جائیں گے۔

یہی وہ زمانہ ہے جبکہ ساری دنیا ایک کر دی گئی ہے۔ ایک لمحہ میں ہی یہاں کی آواز یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور دنیا کے ہر ملک میں پہنچ جاتی ہے۔ ہر جگہ کی تقاریر ہر گھر میں بیٹھے سنتے ہیں۔ گزشتہ سال سٹلائیٹ کے ذریعہ میدان عرفات میں حج کا خطبہ اور تلبیہ کی آوازیں گھروں میں بیٹھ کر سن لیں۔ ٹیلیویژن کے ذریعہ ہر جگہ کے نظارے یہاں دیکھ لیتے ہیں اور انسانوں کو تقریریں کرتے اپنے سامنے دیکھ لیتے ہیں۔ ٹیلیفون کے ذریعہ ہزاروں میل سے آپس میں بات کر لیتے ہیں۔ چند گھنٹوں میں دنیا کے دوسرے کنارے پر پہنچ جاتے ہیں۔ گویا فاصلہ کوئی چیز ہی نہیں رہا۔ اور ابھی روز بروز اس میں ترقی ہو رہی ہے۔ چاند پر اتر جانے کے بعد اب ستاروں اور سیاروں پر جانے کی کوشش ہو رہی ہے تاکہ اگر کہیں آبادی ہو تو ان سے ہماری زمین والے رابطہ قائم کرسکیں۔ اور صرف زمین کی آبادی ہی نہیں بلکہ مجموعہ آبادیاں بھی آپس میں مل سکیں اور سب ایک ہو جائیں۔ خدا کی بات "واذا النفوس زوجت" کیسے شاندار طریق سے پوری ہوئی۔ انیسویں صدی کے آخر سے یہ سلسلہ شروع ہوا اور ہر روز ترقی پذیر رہا۔ حتی کہ اب ہر دس سال میں وہ ترقی ہو جاتی ہے جو پہلی مجموعی ترقی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔

کتابوں اور رسائل اور اخبارات کی اشاعت کا بھی یہی حال ہے۔ انجیل کروڑوں کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والی تو کئی ایک کتابیں ہر سال ہوتی ہیں۔ رسالوں کی اشاعت بھی کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔ ریڈرز ڈائجسٹ ۱۹۲۲ء کے قریب شروع ہوا۔ صرف ایک میاں بیوی اس کے شروع کرنے والے تھے۔ دس بیس ہزار کی اشاعت تک پہنچنا اس وقت ان کا مطمح نظر تھا۔ اب وہ تیرہ زبانوں میں تین کروڑ سے زائد ہر ماہ فروخت ہوتا ہے۔ ایڈیٹروں۔ مضمون نگاروں اور منتظمین کی ایک لمبی فہرست ہوتی ہے۔ بعض رسالے ہفتہ وار پچاس ساٹھ لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتے تھے۔ اخبار میں ان کا کوئی شمار ہی نہیں۔ نشر و اشاعت میں یہ ساری ترقی بھی "واذا النفوس زوجت" کے ساتھ ساتھ ہی ہو رہی ہے۔

ایسے زمانہ میں مسیح موعود کا آنا ضروری تھا تا وہ ان ذرائع کو استعمال میں لاتا ہوا اسلام کی اشاعت کرے اور قرآن کریم کے معارف دنیا میں پھیلائے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو دنیا میں ظاہر کرے اور یہ سب کام دنیا کے کونے کونے میں ہو۔

تیسری پیشگوئی:

سورۃ کہف کے آخر میں اللہ تعالے فرماتا ہے:۔

"وترکنا بعضھم یومئذ
یموج فی بعض ونفخ
فی الصور فجمعنٰھم
جمعًا۔" (کہف رکوع ۱۱ کا آخری حصہ)

(ترجمہ) اور ہم اس دن (یعنی یاجوج ماجوج کی سلطنت کے زمانہ میں) قوموں کو قوموں پر چھوڑ دیں گے کہ وہ ایک دوسرے میں موجزن کریں (یعنی ایک دوسرے پر غالب آنا چاہیں گی لیکن یہ بالآخر ان کی اپنی ہلاکت کا موجب ہوگا) اور خدا کی طرف سے صور پھونکا جائیگا جس سے سب کو اکٹھا کر دیا جائے گا۔

لغت میں صُور کے معنی بگل کے بھی ہوتے ہیں اور صورتوں یا شکلوں کے بھی۔ "صورۃ کی جمع صُوَر" (دیکھیں لسان العرب "اقرب الموارد" وغیرہ)

امام راغب کہتے ہیں:۔

"ویوم ینفخ فی الصور
فقد قیل ھو مثل قرن
ینفخ فیه فیجعل الله
سبحانه ذلك سببًا
لعود الصُّوَر والارواح
الی اجسامها وروی
فی الخبر ان الصور فیه
صُورۃ الناس کلھم۔"
(مفردات راغب)

یعنی کہا گیا ہے کہ صُور سینگ کی طرح ہوگا جس میں پھونک ماری جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ اسے سبب بنائے گا صورتوں اور روحوں کے اپنے جسموں کی طرف لوٹنے کا اور خبر میں روایت کیا گیا ہے کہ صُور میں تمام انسانوں کی صورتیں ہوں گی۔ اس طرح سے امام راغب نے دونوں معنوں کو جمع کر کے یہ معنے مراد لئے کہ بگل بجانے سے تمام روحوں کو جسموں میں ڈالا جائے گا۔

آخرت میں نفخ صور کی اصل کیفیت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہاں مردہ جسموں میں روحیں ڈالی جائیں گی۔ لیکن ایک نفخ صور روحانی رنگ میں اس دنیا میں بھی ہوتا ہے جس سے روحانی طور پر مردہ انسانوں میں نفخ روح کیا جاتا ہے اور وہ مامور کے ذریعہ ہوتا ہے۔ سو ایسے وقت میں آتا ہے جبکہ روحانی طور پر مردہ ہو چکی ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ احیائے موتی کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اسے کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے:

"یایھا الذین آمنوا
استجیبوا للہ وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم"
(انفال آیت ۲۵)

یعنی اے ایمان والو تم اللہ اور رسول کی بات مانا کرو جب وہ تمہیں بلائیں تاکہ وہ تمہیں زندہ کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے زندہ کرنا اپنی طرف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اس سے جسمانی مردے تو مراد نہیں ہو سکتے۔ اوّل اس میں ان ایمان والوں کو ہی طلب کیا گیا ہے جو اس دنیا میں موجود ہیں۔ دوم جواب دینے اور اطاعت کرنے کی طاقت بھی انہی کو حاصل ہے جو زندہ ہیں۔ اگلے جہان میں تو بات ماننا اور اطاعت کرنا اس کی مرضی پر موقوف نہیں ہوگا بلکہ ہر انسان اس کے لئے مجبور ہوگا۔ وہاں کسی تحریص کا سوال نہیں ہوگا۔ اس کے بغیر ہی ہر شخص اطاعت کے لئے مجبور ہوگا۔ سوم۔ یہ زندہ کرنا اس اطاعت کے انعام کے طور پر ہے جو انسان اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ آخرت میں یہ صورت نہ ہوگی۔ پس بلاشبہ یہ آیت صرف روحانی زندگی دینے کے متعلق ہے نہ کہ جسمانی مردوں کو زندہ کرنے کے بارہ میں۔ یہی نفخ صور ہے جو مامور کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور سورہ کہف کی مذکورہ بالا آیت میں بھی یہی مراد ہے۔ وہاں عیسائی اقوام کی آپس میں جنگوں کا ذکر ہے جب بے شمار قسم کے ہول گئے۔ جیسا کہ "یموج" کا لفظ بتا رہا ہے۔ اس کے بعد ان کی تباہی مقدر ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ان میں نفخ صور کا یعنی روحانی زندگی بخشنے کا ذکر ہے جس سے تمام انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے۔ اس جگہ قیامت کا نام لیا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم نے اس قسم کے حالات پیدا ہونے کے بعد مسیح موعود کے ذریعہ اسلام کا غلبہ بتایا ہے اور پھر اس غلبہ کے ایک لمبا عرصہ رہنے کے بعد قیامت کا آنا ہوگا تا ان لوگوں کو اس غلبہ کا فائدہ بھی پہنچے۔ پس یہاں "فجمعنٰھم جمعًا" سے مراد مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے سب اقوام کا جمع ہو جانا ہے۔ جو انشاء اللہ ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ دو بے شمار عظیم جنگیں ہو چکی ہیں۔ تیسری کی تیاری ہے اور اس کے بعد بقیہ حصہ کے پورا ہونے کا وقت ہے۔ وھو علی کل شیئٍ قدیر۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورۃ کہف کی پہلی چند آیات میں اس وقت کے عیسائیوں کا ذکر ہے جب وہ توحید پر قائم تھے اور اس وجہ سے انہیں بے حد دکھ دیا گیا یہاں تک کہ انہیں زمین کے اوپر رہنے کی بھی گنجائش نہ رہی اور انہوں نے اپنے لئے زمین کے نیچے تہ خانے بنائے جو اب تک روم سے کچھ فاصلے پر موجود ہیں۔ یہ تہ خانے تین منزلہ ہیں۔ ان کے راستے بعض جگہ جاکر بند ہو جاتے ہیں تاکہ ان کا پیچھا کرنے والے اس طرح کے راستوں میں گم ہو کر انہیں پکڑ نہ سکیں۔ انہی تہ خانوں میں ان کی عبادت گاہیں اور انہی میں ان کے سکول تھے۔ باہر سے چیزیں لانے کے لئے بھی چوری چھپے جاتے باہر پہرہ رکھتے تاکہ اگر کوئی آئے تو انہیں پتہ چل جائے۔ یہی اصحاب کہف ہیں یا Catacombs میں رہنے والے جن کا سورہ کہف کے پہلے حصہ میں ذکر ہے۔ ان لوگوں نے کیسے مشکل حالات میں اپنے ایمان کی حفاظت کی۔

سورۃ کہف کے آخر میں اس وقت کے عیسائیوں کا ذکر ہے جب وہ یاجوج ماجوج اور دجال کی شکل اختیار کر کے دنیا پر حاوی ہو چکے ہوں گے۔ اس وقت مسیح موعود کے آنے اور اس کے ہاتھوں ان کے مغلوب ہونے کا ذکر ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دجال کے فتنے سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھا کرو۔ جس سے مراد یہی تھی کہ ان میں ایسے مامور کے آنے کا ذکر ہے جو دجال کو قتل یعنی بے اثر کر دے گا۔ اسے قبول اور جب وہ آئے تو اس پر ایمان لایا اور یہی دجالی فتنہ سے بچنے کا اصل طریق ہوگا۔ حضور کا یہ ارشاد اس حدیث میں ہے:۔

احمد اور مسلم اور نسائی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم من قرأ عشر
الاواخر من سورۃ الکھف
عُصِمَ من فتنۃ الدجال"
(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ - صفحہ ۴۴۶)

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھیں (اور ان پر عمل کیا) وہ دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا۔

ایک اور حدیث پہلی دس آیتوں کے متعلق بھی ہے:۔

امام احمد بن حنبل ابو الدرداءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من حفظ عشر
آیات من اوّل سورۃ
الکھف عُصِمَ من الدجال"
(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۴۴۹)

(ترجمہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کر لیں وہ دجال سے محفوظ کیا گیا۔ یعنی ایسے حالات میں بھی ایمان پر قائم رہنے سے سبق حاصل کرے دجال کے فتنہ کے وقت اسے یاد رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔

چوتھی پیشگوئی:

"انا ارسلنا الیکم رسولاً
شاھداً علیکم کما
ارسلنا الی فرعون رسولا"
(مزمل)

(ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے۔ اسی طرح جس طرح ہم نے فرعون کی طرف بھیجا تھا۔

دراصل اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مثیل موسیٰؑ ہونے کا ذکر اس کے مطابق ہے۔ جو استثناء باب ۱۸ آیت ۱۹-۲۰ میں پیشگوئی ہے کہ:۔

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔"

قرآن کریم نے "کما" کا لفظ استعمال فرمایا ہے (یعنی اس جیسا) اور توراۃ نے "تجھ سا" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے اور ان الفاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کامل مشابہت بتانی مقصود ہے۔ یہ مشابہت نہ صرف خدا کے ان دونوں برگزیدوں کے حالات میں تھی بلکہ ان کے سلسلوں میں بھی ہونی تھی دونوں کے آنے کے وقت فساد اور خرابی بحد تھی۔ پھر دونوں کی زندگی میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان حالات کو بدل کر انہیں غلبہ عطا فرمایا دونوں کے سامنے ہی مقابلہ میں آنے والی طاقتیں تباہ و ہلاک ہوئیں۔ دونوں کی جلالی شان بھی خوب تھی گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ہمہ صفت موصوف تھے اس لئے آپ میں جمالی شان کا بھی کامل طور پر اظہار ہوا پھر دونوں کے سلسلوں میں خلفاء آتے رہے جنہوں نے ان کے کام کو جاری رکھا۔ موسوی سلسلہ میں قریباً تیرہ سو سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے جنہوں نے بھی یہی دعویٰ کیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ کے طور پر ان کے کام کی تکمیل کے لئے آئے ہیں۔ انھوں نے فرمایا:۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔"
(متی باب ۵ - آیت ۱۷، ۱۸)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں صدی کے آغاز میں آئے اور آپ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کے طور پر تھے۔ اور اس آیت قرآنی کے مصداق اتم:۔

"وعد اللہ الذین آمنوا
منکم وعملوا الصلحت
لیستخلفنھم فی
الارض کما استخلف
الذین من قبلھم و
لیمکنن لھم دینھم
الذی ارتضی لھم و
لیبدلنھم من بعد
خوفھم امنا یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا
و من کفر بعد ذلک
فاولئک ھم الفاسقون"
(نور - ع ۷)

(ترجمہ) اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کر دیں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں خلفاء کا آنا اس طرح بتایا ہے۔ جس طرح موسوی سلسلہ میں تھا۔ وہاں اگر حضرت مسیحؑ آئے تو اس عرصہ بعد یہاں حضرت مسیح موعودؑ آئے۔ دونوں کا کام دین کو مضبوط کرنا اور خوف کی حالت کو امن سے بدلنا تھا۔ اگلے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے خلفاء کی شناخت بتائی ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا نہایت مضبوط تعلق ہوتا ہے اور دنیا ان کو اپنے مشن میں ناکام کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ یہ بھی بتایا کہ ان کا انکار کرنے والے خدا کے نافرمان ٹھہرائے جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں اور مقامات پر بھی حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کی پیشگوئیاں ہیں۔ لیکن جیسا کہ ابتداء میں بیان کیا جا چکا ہے۔ پیشگوئیوں میں اختفاء کا پہلو ضرور ہوتا ہے اور ان کے سمجھنے کے لئے غور و فکر اور تقویٰ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(نوٹ۔ خاکسار نے اس مضمون کو "الفضل" کے سالانہ نمبر کے لئے لکھنا شروع کیا تھا لیکن یہ سارا مضمون لمبا ہو گیا اور کتابی شکل میں قریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہوگا۔ اس لئے اس کا پہلا حصہ "الفضل" میں شائع کیا جا رہا ہے۔ سارا مضمون ان شاء اللہ دو چار ماہ کے اندر کتابی شکل میں چھپ جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔)

صدی چودھویں ختم ہونے کو آئی!

صدی چودھویں ختم ہونے کو آئی   مراد اُن کے دل کی نہ اب تک بر آئی
نہ اترا کوئی اب تلک آسماں سے   عبث زندگی ہے انھوں نے گنوائی
شہنشاہِ عالمؐ ہوں مدفون زمیں میں   فلک پر ہوں عیسیٰؑ، خدا کی دہائی
ذرا سوچیے ٹھنڈے دل سے خدارا   ٹھہرتی ہے عیسیٰؑ کی اس میں بڑائی
ہوا تیس آیاتِ قرآں سے روشن   مسیح ابن مریمؑ کو بھی موت آئی
محمدؐ کی خاطر خدائے یگاں نے   ہے کونین کی بزم ساری سجائی
کہاں شاہِ بطحیٰؐ کجا ابن مریمؑ   شہنشاہی کے آگے کیا ہے گدائی
محمدؐ تو وہ خاتم الانبیاء ہیں   نبی جس کے در کی کرے جبہ سائی
وہ مہدیٔ آخر زماں آ گیا ہے   یہ خوشخبری ہر اک کو ہم نے سنائی
وہ ہے مثیلِ مسیح ابن مریم   جو تھی بات بگڑی اُسی نے بنائی
گلستانِ دیں میں بہار آ گئی ہے   جدھر دیکھیئے خوب رونق ہے چھائی
خدا کی قسم کھا کے کہتا ہے عاجز
اسے مان لو ہے اسی میں بھلائی

سید احمد لطیف احمد عاجز عظیم آبادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

زندہ رسول کی چار امتیازی صفات

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

تمہید

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس سال ستمبر، اکتوبر مجھے انگلستان میں گزارنے کا موقعہ ملا۔ بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی وجہ سے ڈاکٹری معائنہ کی بھی ضرورت تھی۔ نیز یہ بھی نیت تھی کہ کچھ خدمت دین بھی ہو جائے۔ الحمد للہ کہ سب کام بخیر وخوبی ہو گئے۔ (تفصیلی ذکر انشاء اللہ العزیز ماہنامہ الفرقان کے جنوری کے شمارہ میں درج ہوگا)

جماعت احمدیہ ہنسلو (لنڈن) کے صدر محترم عبد اللطیف خان صاحب نے جناب امام صاحب مسجد فضل لنڈن کی اجازت سے میرے ایک لیکچر کا انتظام کیا۔ یہ لیکچر ہنسلو کے ایک گرجا گھر کے ہال میں ہوا۔ اس کا عنوان زندہ رسول تھا۔ ذیل کا مضمون دراصل اسی لیکچر کا خلاصہ ہے۔ امید ہے قارئین الفضل اس سے محظوظ ہوں گے۔

احمدیت کا طغرائے امتیاز

یاد رہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اسلام کا امتیاز تین اصطلاحوں میں سمو دیا ہے

(۱) ۔ زندہ خدا۔ جو اپنے بندوں سے ہمیشہ ہمکلام ہوتا ہے۔ ان کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔

(۲) ۔ زندہ کتاب۔ یعنی قرآن مجید جو انسانوں کی سب ضرورتوں کو ہمیشہ پورا کرتا ہے اور ان کی راہ نمائی کرتا ہے۔

(۳) ۔ زندہ رسول۔ جس کی پیروی سے انسان ہر زمانہ میں خدا رسیدہ بن سکتا ہے۔ جس کی فیض رسانی ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ یہ تین اصطلاحیں اسلام واحمدیت کی واضح تعبیر ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔
(سورہ ابراہیم رکوع ۴)

کہ قرآن مجید اور دین اسلام ایک زندہ درخت کی مانند ہے جو ہر زمانے میں اپنے تازہ پھل دیتا ہے۔ جس کی جڑیں نہایت مضبوط اور شاخیں آسمانوں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اعلان کروایا۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
(آل عمران رکوع ۴)

کہ اے لوگو! اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو۔ اس کے محبوب بندے بننا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ میرے نقش قدم پر چلو، خدا تم سے محبت کرے گا۔ اور تم اس کے محبوب بندے بن جاؤ گے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

زندہ رسول کا محدود تصور اور یہود

معزز حضرات! زندہ رسول کا ایک محدود تصور قریباً ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ یہود کا خیال ہے کہ ایلیا نبی آسمانوں پر زندہ بیٹھا ہے اور وہ کسی وقت یہودیوں کے مسیح کے آنے سے پہلے آسمانوں سے اترے گا۔ ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے۔

"دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ (ملاکی ۴/۵)

جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے اس وقت یہودی تین نبیوں کے منتظر تھے۔ (۱) ایلیاہ (۲) مسیح (۳) وہ نبی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت یحیٰی کا دعوےٰ سنکر ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ ایلیاہ ہیں؟ کیا آپ مسیح ہیں؟ کیا آپ وہ نبی ہیں؟ حضرت یحیٰی (یوحنا) کے انکار میں جواب دینے پر یہودیوں نے ان سے کہا کہ:۔

"اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیاہ، نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے۔" (یوحنا ۱/۲۵)

یہودی آج تک اپنے اس خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ ایلیاہ آسمان پر زندہ ہیں اور وہ بنفسہٖ آئیں گے۔ حالانکہ حضرت مسیح نے ان سے کہہ دیا تھا کہ:۔

"چاہو تو مانو۔ ایلیاہ جو آنے والا تھا یہی (یعنی یوحنا بن زکریاہ) ہے جس کے سننے کے کان ہوں وہ سن لے۔" (متی ۱۱/۱۴)

عیسائیوں کا نظریہ

عیسائیوں کا خیال ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ مسیح ۳۳ سال کی عمر میں مصلوب ومقتول ہوئے اور پھر زندہ ہو کر آسمانوں پر جا بیٹھے عیسائی صاحبان سمجھتے ہیں کہ خود حضرت مسیح ہی بنفسہٖ کسی وقت نازل ہوں گے۔ حالانکہ یہ خیال خود حضرت مسیح کے فیصلہ کے خلاف ہے۔

نبیوں کے لئے اس قسم کی مادی زندگی کا نظریہ بعض دوسرے اہل مذاہب نے بھی اختیار کر رکھا ہے۔ دراصل انسانی فطرت زندہ رسول کے عقیدہ کی حامی ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو مادی زندگی کا نظریہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ نبیوں کی اصل زندگی تو فیض رسانی کی زندگی ہے اور درحقیقت وہی رسول زندہ قرار پائے گا جو اپنی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ ہو۔ ان معنوں سے صرف ایک ہی رسول زندہ رسول ہے اور وہ ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دوسرا کوئی رسول ان معنوں کے رو سے زندہ رسول نہیں ہے۔ تحریک احمدیت کا یہ طغرائے امتیاز ہے کہ وہ صرف محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول یقین کرتی ہے۔ اور اسی کی منادی اکناف عالم میں کر رہی ہے۔

زندہ رسول کی چار علامات

پیارے بھائیو! ہم اپنے اس دعوےٰ کو کہ ہمارے آقا اور ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں دلائل سے ثابت کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ زندہ رسول کی چار امتیازی نشانیاں ہیں۔ جس رسول میں یہ صفات پائی جائیں گی وہی زندہ رسول قرار پا سکتا ہے۔ وہ چار صفات یہ ہیں:۔

۱۔ اس کا مشن عالمگیر ہو۔
۲۔ اس کی شریعت کامل محفوظ اور دائمی ہو۔
۳۔ اس کی زندگی تاریخی ہو اور وہ انسانوں کے تمام طبقات کے لئے اسوۂ حسنہ ہو
۴۔ اس کے پیرو اس کی اتباع سے ہمیشہ روحانی فیوض اور برکات سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔

یہ چار امور جس پیغمبر میں پائے جائیں وہی زندہ رسول ہوگا۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ یہ چاروں باتیں واضح اور اتم طور پر ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں اس لئے وہی زندہ رسول ہیں اور دنیا کی بقا اور روحانی نجات آپ کی اتباع سے ہی وابستہ ہے۔

حضرت مسیح کا مشن محدود تھا

عالمگیر مشن کے لحاظ سے دیکھا جائے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے سب رسول قومی اور وقتی مشن لے کر آئے تھے۔ اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی کی بعثت بھی ساری قوموں کے لئے نہ تھی۔ اور نہ ہی ان میں سے کوئی سارے زمانوں کے لئے مبعوث ہوا تھا۔ عیسائی پادری مدعی ہیں کہ عیسائیت کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے مگر حضرت مسیح نے ایسا دعوےٰ نہیں فرمایا تھا۔ انہوں نے اپنے مشن کو بنی اسرائیل کے گھرانے کے لئے محدود قرار دیا تھا۔ حضرت مسیح نے صاف فرمایا کہ:۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" (متی باب ۱۵)

جب کنعانی عورت نے اصرار کیا کہ مجھے بھی اپنی برکت سے نوازیں تو مسیح نے اسے کہا کہ

"لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کے آگے ڈال دینی اچھی نہیں۔"
(متی ۱۵: ۲۶)

حضرت مسیح نے جب حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا تو انہیں ہدایت دی کہ:۔

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔" (متی ۱۰: ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان حوالہ جات سے بالبداہت ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی بعثت صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ دوسری قوموں کے لئے ہرگز نہ تھی۔ اگر مسیحی لوگ دوسروں کو بھی عیسائیت کی دعوت دیتے ہیں تو یہ درحقیقت حضرت مسیحؑ کے ارشادات کے صریح خلاف ہے۔

حضرت مسیح نے اپنے مشن کو زمانہ کے لحاظ سے بھی محدود قرار دیا ہے۔ انگوری باغ کی تمثیل میں انہوں نے باغ کے مالک یعنی باپ کی آمد تک اپنا مشن قرار دیا ہے (متی باب ۲۱) پھر ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔"

(یوحنا ۱۶/۱۲، ۱۳)

حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا عالمگیر مشن

ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت صرف عربوں کے لئے نہ تھی بلکہ آپ کا پیغام روز اول سے ساری قوموں اور سارے ملکوں کے لئے تھا سب زمانوں کے لئے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ارشاد فرمایا:۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً

(اعراف رکوع ۲۰)

کہ آپ اعلان کریں کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں

پھر فرمایا:۔

وما ھو الا ذکر للعالمین (القلم ع ۲)

کہ یہ قرآن مجید سب قوموں کے لئے نصیحت نامہ ہے

پھر فرمایا:۔

تبارک الذی نزّل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً (الفرقان ع ۱)

کتنی برکتوں والا وہ خدا ہے جس نے اپنے بندے پر یہ فرقان نازل کیا ہے تاکہ وہ سب قوموں اور سب نسلوں کو انذار کرنے والا ہو۔

پھر جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پر نظر کی جاتی ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بلا امتیاز سرخ و سیاہ اور سفید فام لوگوں کو پیغام حق پہنچایا ہے۔ عرب و عجم کو دعوتِ اسلام دی۔ شاہ و گدا تک اللہ کے پیغام کو پہنچایا پس زندہ رسول ہونے کی پہلی بنیادی شرط آپ میں ہی پائی جاتی ہے۔ اس لئے آپ ہی زندہ رسول ہیں۔

کامل محفوظ اور دائمی شریعت

دوسرا امتیازی وصف زندہ رسول میں یہ ہونا چاہیئے کہ اس کی لائی ہوئی شریعت کامل ہو، محفوظ ہو اور دائمی ہو۔ اس لحاظ سے بھی صرف ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ثابت ہوتے ہیں۔ باقی نبیوں کے پیرو تو ایسا دعوےٰ ہی نہیں کرتے عیسائی کچھ کچھ دعوے کرتے ہیں مگر ان کا دعوےٰ بھی بے ثبوت ہے کیونکہ اناجیل شریعت یا دستور زندگی ہونے کی دعوئے دار نہیں انجیلوں میں تو شریعت کو لعنت قرار دیا گیا ہے (گلتیوں ۳/۱۳) حضرت مسیح نے اپنے پیغام کو عالمگیر طور پر کامل نہیں ٹھہرایا۔ (یوحنا ۱۶/۱۲، ۱۳) کے حوالہ میں مسیح نے اپنے مشن کو نامکمل قرار دیا ہے اور آنے والے کو تمام سچائی کی راہ دکھانے والا ٹھہرایا ہے۔ پھر بائیبل میں آئے دن جو تحریف اور تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ وہ سب پر واضح ہے پس بائیبل نہ کامل ہے نہ محفوظ ہے نہ دائمی ہے اس لئے حضرت مسیح یا کوئی اور اسرائیلی رسول زندہ رسول کہلانے کا مستحق نہیں۔ یہ شان صرف ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ آپ کی لائی ہوئی شریعت کامل ہے اس کا دعوےٰ ہے

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً (المائدہ ع ۱)

کہ میں کامل شریعت ہوں اور میرے ذریعہ سے نسل آدم پر نعمت مکمل ہو گئی ہے اور دین اسلام ہمیشہ کے لئے بطور زندہ دین مقرر ہو گیا ہے۔

قرآن مجید کا دعوےٰ ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر ع ۱)

کہ یہ شریعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔ تاریخی طور پر بھی یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید ایک محفوظ کتاب ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ ہزاروں لاکھوں حفاظ کے سینوں میں قرآن مجید کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے معاشرہ کے ہر حصہ کی بنیاد قرآنی احکام پر ہے پس اس کے محفوظ ہونے کا پورا انتظام موجود ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف کا امکان ہی نہیں مستشرقین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن پاک ایک محفوظ کتاب ہے۔ سر ولیم میور نے لکھا ہے کہ آج بھی ہمارے ہاتھوں میں وہی قرآن مجید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے دُنیا کے سامنے
پیش کیا تھا اس میں سرِ مو کوئی تغیر نہیں ہوا۔ (رکتاب
الف آمنت محمد)

قرآن مجید کے کامل شریعت ہونے کا یہ
حال ہے کہ انسانوں کی تمدنی، سیاسی، اخلاقی اور
روحانی کوئی ضرورت ایسی نہیں جس کا حل قرآن
مجید میں نہ ہو۔ کوئی ایسی انسانی مشکل نہیں جس کے
متعلق قرآن مجید میں رہنمائی موجود نہ ہو۔ آج بھی
جماعت احمدیہ اسی دعوے کے ساتھ قائم ہے
کہ ہر زمانے کی ہر مشکل کا حل قرآن مجید میں موجود
ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے اہلِ مذاہب کو یہ
چیلنج ہے کہ وہ کوئی ایسی اہم اور اصولی مشکل پیش
نہیں کر سکتے جس کے لئے قرآن مجید میں تعلیم موجود
نہ ہو۔ قرآنی تعلیمات ہر زمانے میں قابل عمل ہیں۔
فطرت کے مطابق ہیں یہ خصوصیات مذہبی دُنیا
کی کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہیں۔ یہ مضمون بہت
وسیع ہے اختصاراً عرض ہے کہ زندہ رسول کے
لئے جو عالمگیر، زندہ، محفوظ اور کامل شریعت
ہونی چاہیئے وہ صرف قرآن مجید ہے۔ پس ہمارے
آقا اور مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
ہی زندہ رسول ہیں۔

تاریخی زندگی اور سب کیلئے اسوہ حسنہ

تیسری بات زندہ رسول کے لئے یہ ضروری
ہے کہ وہ سب انسانوں کے لئے اسوۂ کاملہ ہو۔ ظاہر
ہے کہ اسوہ حسنہ بننے کے لئے لازمی ہے کہ اس
رسول کی زندگی تاریخی ہو۔ تاریخ میں اس کے
واقعاتِ زندگی محفوظ ہوں (۲) اس رسول کی زندگی
انسانی ادوارِ حیات کے بنیادی مرحلوں میں سے
گذری ہو۔

اس لحاظ سے بھی صرف سیدنا حضرت محمد
مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ رسول ثابت
ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کے رشیوں میں تو ان کی ذات
کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ سناتن دھرمی،
اگنی، وایو، انگرا، آدت کو آگ ہوا وغیرہ
عناصر قرار دیتے ہیں۔ اور آریہ سماجی ان کو رشی
ٹھہراتے ہیں جن پر ویدوں کا نزول ہوا تھا پھر
ان میں سے کسی کی زندگی تاریخی نہیں۔ یہودیوں کے
انبیاء کی تاریخ بھی محفوظ نہیں۔ حضرت مسیح کی
ولادت کے اجمالی ذکر کے بعد ان کی زندگی قبل از
بعثت بالکل مستور ہے۔ اناجیل اس بارے میں بالکل
خاموش ہیں۔ تین سال کی بعثت کی زندگی کے چند
واقعات نا تمام طور پر انجیلوں میں مذکور ہیں
پھر حضرت مسیح کی زندگی جملہ انسانی طبقات
کے لئے قطعاً نمونہ نہیں بن سکتی کیونکہ انہوں
نے شادی نہیں کی اس لئے وہ شادی شدہ
انسانوں کے لئے نمونہ نہیں ہیں۔ ان کی زندگی
سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ بیویوں سے کس طرح
سلوک کرنا چاہیئے اور بچوں کی تربیت کس
طریق پر کرنی چاہیئے۔ اناجیل کہتی ہیں کہ حضرت
مسیح کو کبھی اقتدار نصیب نہیں ہوا۔ اس لئے وہ
اقتدار کے لئے بھی نمونہ نہیں ہیں۔ اگر حضور
کیا جائے تو جملہ انبیاء میں صرف سیدنا حضرت
محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود
باجود ہے جن کی زندگی تاریخ میں محفوظ ہے،
دوستوں اور دشمنوں نے آپ کی زندگی
کو محفوظ کر دیا ہے اور پھر آپ کو انسانی زندگی
کے مختلف مراحل میں سے گزرنا پڑا اور آپ
سب انسانوں کے لئے نمونہ بنے۔
یتیمی سے لے کر شہنشاہیت ملک کے دور
تک آپ گزرے۔ بچپن جوانی اور بڑھاپا
آپ پر آیا۔ آپ کے دوست بھی تھے آپ
کے دشمن بھی تھے۔ آپ کو جنگیں بھی لڑنی
پڑیں۔ آپ نے صلح اور معاہدات بھی
کئے۔ دشمنوں پر آپ غالب بھی آئے اور
آپ کو اقتدار بھی نصیب ہوا آپ نے
شادیاں بھی کیں اور آپ کے بچے بھی ہوئے
غرض آپؐ کی پاکیزہ زندگی انسانی
طبقات کے لئے نمونہ ہے اور تاریخی ہے
آپ نے اپنے دشمنوں کو تحدی سے فرمایا

فقد لبثت فیکم
عمراً من قبلہ افلا
تعقلون (یونس ع۲)

کہ میری زندگی تمہارے سامنے ایک کھلی
کتاب ہے کیا تم میری زندگی میں کوئی نکتہ چینی
کر سکتے ہو! اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وانک لعلی خلق عظیم

کہ آپ اخلاق کے لحاظ سے بلند تر معیار پر
قائم ہیں۔ (القلم ع۱)
اسی لئے قرآن مجید نے اعلان فرمایا

لقد کان لکم فی رسول
اللہ اسوۃ حسنۃ
(احزاب ع۳)

کہ آپ کی زندگی میں تمام انسانوں کے لئے
نمونہ ہے۔

پس نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس
لحاظ سے بھی زندہ رسول ہیں۔ آپ کی
شریعت کامل اور محفوظ شریعت ہے آپ
کی زندگی سب کے لئے نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے

اللھم صل علیہ وسلم

دائمی فیض رسانی اور زندہ برکات

زندہ رسول ہونے کے لئے چوتھی بات
یہ ضروری ہے کہ اس کی پیروی ہمیشہ کے لئے
روحانی ثمرات حاصل کرنے کا ذریعہ ہو اس
کے متبعین کو ہمیشہ قرب الٰہی کے درجات ملتے
رہیں اور ان میں روحانی زندگی کار فرما ہو
دوسرے انبیاء کی جسمانی زندگی کے عرصہ میں
ان کے اتباع میں ایک نمایاں رنگ نظر
آتا ہے مگر ان کی وفات کے بعد یا ان کے
معین عرصہ کے گزرنے کے بعد ان کی امتوں
میں روحانی ثمرات دکھائی نہیں دیتے یہ دلیل
ہے کہ اب ان نبیوں کی متبعین میں ان کی
فیض رسانی جاری و ساری نہیں ہے، اور

انمول موتی —— قدرتی دانت
ان کی حفاظت اور قدر کیجئے
خطرناک مرض —— "پایوریا"
اور اس کا حیرت انگیز علاج ہمارے پاس موجود ہے بہتر اور کامیاب علاج کیلئے ہمارے کلینک پر تشریف لائیں۔ بالکل بے کار دانت بغیر کسی تکلیف اور درد کے نکالے جاتے ہیں۔ سونے اور چاندی سے کھوڑیں بھری جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ نئے امریکن دانت جدید طریق پر بغیر تالو اور پلیٹ کے
لگائے جاتے ہیں: (کامیابی شرط ہے)
ڈاکٹر بشیر احمد ڈینٹسٹ ماڈرن ڈینٹل سروس
سرگودھا روڈ ؛ لوہے دی جھگی ؛ لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس ۲۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کیلئے — کورس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ — فون ۵۳۸

وہ نبی اب اس لحاظ سے زندہ نہیں ہیں۔

ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی یہ علامت ہمیشہ سے موجود ہے کہ آپ کے متبعین مقربان بارگاہ الٰہی بنتے رہے ہیں اور آج بھی یہ علامت قائم و دائم ہے جس طرح زندہ درخت کو تازہ پھل لگتے ہیں جو اس کی زندگی پر دلالت کرتے ہیں اسی طرح سے شجرہ طیبہ محمدیہ کو ہر زمانہ میں جو زندہ روحانی پھل لگ رہے ہیں۔ وہ آپ کے زندہ رسول ہونے پر گواہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (النساء ع ۹)

کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گزار اور آپ کی امت میں آپ کی فیض رسانی ہمیشہ جاری رہے گی۔ اور جو انعامات صالحیت، شہادت، صدیقیت اور نبوت پہلی امتوں کے صلحاء کو ملا کرتے تھے اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو ہمیشہ ملتے رہیں گے اور یہ صورت حال اس بات کی دلیل ہوگی کہ آپ زندہ رسول ہیں۔

خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا (ابوداؤد)

کہ میری امت میں اللہ تعالیٰ تجدید دین کے لئے ہر سو سال کے سر پر مجددین مبعوث فرماتا رہے گا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ امت کبھی ہلاک نہیں ہو سکتی اس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے آخری دور میں میرا روحانی فرزند مہدی و مسیح موعود ہے۔ پھر حضور نے فرمایا

مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ (مشکوٰۃ باب ثواب ہذہ الامۃ)

کہ میری امت کی حالت اس بارش کی مانند ہے جو ساری ہی بابرکت ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا آخری حصہ۔

تاریخی طور پر امت محمدیہ میں ہر زمانہ میں ہزاروں لاکھوں صلحاء روحانی لوگ ہوتے رہے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا رہا ہے۔ کوئی دور بھی ایسے برگزیدہ انسانوں سے خالی نہیں گزرا۔ اب اس زمانہ میں جب کہ مسلمانوں کی حالت بہت خستہ تھی اور کفر کی یلغار چاروں طرف سے جاری تھی اور مادیت اور دہریت کا بڑا زور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دعوے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے اور یہ سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت ہے۔ آپ کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے۔ آپ نے کوئی نئی شریعت پیش نہیں کی نیا کلمہ نہیں بنایا۔ ہاں آپ نے اسلام کو زندہ مذہب کے طور پر پیش کیا اور تمام دیگر مذاہب کے نام نہاد پیرؤوں پر اتمام حجت کی اور اللہ تعالیٰ کی زندہ تجلیات سے انسانوں کو روشناس کرایا قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے پر دلائل و براہین کے انبار جمع کر دیئے۔ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے زندہ رسول ہونے پر نہایت مدلل اور واضح ثبوت پیش فرمائے کہ عقلمندوں کے لئے انکار ممکن نہیں رہا۔ پس آج بھی ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں اور قیامت تک آپ کی فیض رسانی کی زندگی روشن و تابندہ رہے گی۔ جماعت احمدیہ کی یہی اساس ہے اور یہی جماعت آج دنیا کے کونے کونے میں منادی کر رہی ہے کہ زندہ رسول صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

بیاضِ نورالدینؓ
طبی کتاب حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح اول رضہ طبیب شاہی ریاست جموں کشمیر کی تصنیف جس کے آخر میں آپ کے مجربات بھی درج ہیں۔ اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے صفحات ... کاغذ سفید۔ مرتبہ مفتی فضل الرحمان صاحب
قیمت ہر دو حصص یکجا مجلد سنہری ۱۳/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔
منگوانے کا پتہ
شوکت بکڈپو (رجسٹرڈ) شاہدولہ چوک گجرات

مرض اٹھرا کا شافی علاج — حبوب مفید اٹھرا — چھ صد گولیاں ۲۰ روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴ — گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

ربوہ کے مشہور تحفے
سرمہ مسیحائی — امراض چشم کیلئے بہترین۔ لاجواب عینک اتار سرمہ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ
ہاضمول — پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم — قیمت فی شیشی ۱/۲۵ — نصف پاؤ ۲/۵۰
خارش توڑ مسیحائی مرہم — جلدی امراض ہر قسم خارش داد چنبل۔ اگزیما وغیرہ کا مجرب علاج — قیمت بڑا ڈبہ ۲/- روپے چھوٹا ایک روپیہ
نصرت کیمیکل ورکس بالمقابل ایوان محمود ربوہ

دانت مت نکلوایئے
دوبارہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی۔
بفضلہ تعالیٰ جدید میڈیکل سائنس "کیوریٹو سسٹم" کی حیرت انگیز ادویات سے دانتوں کی تمام بیماریاں فوری اور مستقل طور پر ختم ہو جاتی ہیں۔
اینٹی پائیوریا — گوشت خورہ اور مسوڑوں کی خرابی کا علاج ہے
اینٹی کیریز — کھوکھلے اور بدرنگ دانتوں کا علاج ہے
ٹوتھ کیور — دانت درد کا فوری علاج ہے۔
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں
مکمل کورس ۱۶/- بذریعہ ڈاک ۱۷/۷۰
دانت نکلوانا بہت بڑی غلطی ہے آج ہی اپنے دانتوں کا معائنہ کیجئے اگر اینٹی پائیوریا کے بعد بھی پائیوریا کی کچھ تکلیف ہو تو پائیوریا کیور لیں اگر اینٹی کیریز کے استعمال کے بعد بھی کوئی دانت کھوکھلا رہ جائے تو کیریز کیور استعمال کریں۔ مکمل کورس ۱۰/- وی پی ۱۱/۷۰
خراب مسوڑھوں کی صفائی پائیوریا پوڈر (منجن) سے
خراب دانتوں کی صفائی کیریز پوڈر (منجن) سے
تندرست دانتوں کی صفائی پلین ٹوتھ پوڈر سے کریں!
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور، کراچی
ایجنٹ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

زوجام عشق — حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ترتیب دیا ہوا نسخہ۔ قیمت ساٹھ گولی ۲۵ روپے
اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کیلئے لاجواب ہے نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے
مینیجر دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کی برکات" بقیہ صفحہ ۱۶

اس لئے یہ بہت جلد گذشتہ صدیوں کے دوران اپنی کھوئی ہوئی عزت و توقیر اور عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کرے گا۔ مختلف سطحوں پر تبلیغ اسلام کا کام انجام دیا جاتا ہے مثال کے طور پر افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاتا ہے یورپ اور امریکہ میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں قابل استعمال حالت میں برقرار رکھنے کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔۔۔ تنظیمی معاملات مثلاً بڑے بڑے اہم منصوبوں کے لئے فنڈز کی فراہمی اور اسی طرح دیگر امور کو حضرت مرزا ناصر احمد کے پروگرام اور معمولات میں ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ آپ زیادہ تر دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے طلبگار رہتے ہیں تا کہ آپ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک کروڑ پیرا ووں کی صحیح راہنمائی کر سکیں۔"

الغرض جس زاویہ نگاہ سے بھی دیکھا جائے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا یہ پُرانوار سفر اُفقِ مغرب سے آفتاب اسلام کے طلوع کی ایک نئی کرن ہے جس نے غلبہ اسلام کی عالمی مہم میں ایک زبردست روشنی چمک بھری قوت اور ارتقائی حرکت پیدا کر ڈالی ہے اور اسلام کے اس عالمگیر غلبہ کی کامیابی کے امکانات بہت روشن کر دیے ہیں جو مہدی معہود کے ذریعہ مقدر ہو چکا ہے اور جس کے لئے خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی

عالم میں ہوئے مہدی کے غمخوار نمودار

عالم میں ہوئے مہدی کے غمخوار نمودار — دنیا کی ہدایت کے طلبگار نمودار
بگڑی ہوئی تقدیر بدل جاتی ہے فوراً — ہو جاتے ہیں جب قافلہ سالار نمودار
باطل کی شب تار تھی ڈھلتے ہوئے دیکھا — اب صبح صداقت کے ہیں آثار نمودار
روشن ہوا تبلیغ سے ہر خطۂ دنیا — ہر ملک میں ہیں دین کے انوار نمودار
صد شکر مسیحائے زمن آئے فلک سے — اس دور میں ہر طرف تھے بیمار نمودار
مہدی کی جماعت کا خدا خود ہے نگہباں — تم ہوتے ہو کیوں درپئے آزار نمودار
اس قوم کی رفتار ترقی ہے یہی رکھتی — رکھتی ہے خلافت کی جو دستار نمودار
تحریر میں زیبائی الفت ذوق خوشتر — تقریر میں شیرینیٔ گفتار نمودار
ربوہ کی خلافت پہ ملائک ہیں مقرر — اس ارض پہ رحمت کے ہیں آثار نمودار

رفعت پہ ہے شوق اب کے مقدر کا ستارا
جس قوم میں ناصر سا ہے سرکار نمودار

عبد الحمید خان شوق

ادارۃ المصنفین ربوہ

:کا:

شائع کردہ شاندار لٹریچر

۱- تفسیر صغیر: سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا قرآن مجید کا اردو ترجمہ و مختصر تفسیر ۲۰/- روپے

۲- تفسیر سورۃ فاتحہ: بیان فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰/- "

۳- تفسیر سورۃ البقرہ: " " " ۱۰/- "

۴- تفسیر سورۃ آل عمران و النساء: " " " ۱۲/- "

۵- تفسیر سورۃ مائدہ تا توبہ: " " " " "

۶- تاریخ احمدیت: جلد اول تا جلد چہاردہم مؤلفہ مولانا دوست محمد صاحب فاضل

جلد اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم
نایاب	نایاب	۱۰/۵۰	نایاب	نایاب	نایاب	نایاب	نایاب

نہم	دہم	یازدہم	دوازدہم	سیزدہم	چہاردہم
۱۲/-	۱۵/-	۱۰/-	۱۰/۵۰	۱۰/۰۰	"

۷- شرح بخاری جزو اول تا جزو چہاردہ- حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کے قلم سے بخاری شریف کی شرح و ترجمہ:

جزو اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم
"	"	"	"	"	"	"

ہشتم	نہم دہم	یازدہم - دوازدہم	سیزدہم چہاردہم
	۷/-	۸/-	۸/۵۰

۸- جامع مسند احمد بن حنبل کی تبویب جلد اول: اس کتاب پر اخبار "صدق" نے خراج تحسین ادا کیا ہے

۹- ہدایۃ المقتصد: "ترجمہ بدایۃ المجتہد" بدایۃ المجتہد کے ایک حصہ کا ترجمہ ۶/- روپے

۱۰- ۱۹۵۳ء کے فسادات کا پس منظر: از مکرم ملک فضل حسین صاحب ۱/- "

ان کتب کے علاوہ قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ پاکٹ سائز و حمائل سائز نیز سائز بطرز البرزنا القرآن و قرآن مجید مترجم بھی مل سکتے ہیں:

ابو المنیر نور الحق
مینیجنگ ڈائریکٹر
ادارۃ المصنفین - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

ڈرائیور بن کر قوم و ملک کی خدمت کیجئے

موٹر ڈرائیونگ سکھانے کیلئے ہمارا ادارہ دس بارہ سال سے عوام کی خدمت کر رہا ہے سینکڑوں نوجوان ٹریننگ حاصل کرکے باعزت روزی کما رہے ہیں۔ عرصہ ٹریننگ ایک ماہ۔ کلاسیں صبح شام۔ آپ کسی کلاس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ مکمل کورس فیس -/۴۰ روپے۔ رہائش کا انتظام مفت۔ لائسنس حاصل کرنے میں پوری مدد کی جاتی ہے۔

پرنسپل ماڈرن ڈرائیونگ سکول رجسٹرڈ۔ ستیانہ روڈ لائل پور بالمقابل ہاسنگ والا دفتر فون ۲۲۵۲ P.P.

آپ کا نصرت آرٹ پریس ربوہ

آپ کی ضرورت کیلئے لیٹر فارم لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی عمدہ طباعت کرتا ہے جماعت کے مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے ہیں احباب کی فوری ضرورت کیلئے الیس اللہ بکاف عبدہٗ کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ آپ یہی پیڈ ہمیشہ استعمال فرمائیں نیز اپنے نام والے لیٹر پیڈ بھی ہم سے چھپوائیں۔ شکریہ۔ مزید معلومات کیلئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔ مینیجر نصرت آرٹ پریس۔ گول بازار۔ ربوہ

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ

جو قادیان کی سب سے پہلی کمپنی ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کے **تیل و عطر** تیار کرتی ہے امسال بھی بر موقعہ جلسہ سالانہ اپنی مصنوعات پیش کر رہی ہے۔ ربوہ میں آپ کو یہ اشیاء ہمارے سٹال زنانہ نمائش گاہ لطور شریف کلاتھ ہاؤس فضل برادرز گول بازار۔ نعمت جنرل سٹور نزد دفتر خدام الاحمدیہ۔ سہیل برائیٹ ہاؤس۔ رحمت بازار سے دستیاب ہونگی:

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ

مکان نمبر ۱۴ مین سٹریٹ نمبر ۳۵۔ نسبت روڈ۔ لاہور

ہومیوپیتھک و بائیوکیمک

معیاری ادویات، پوٹنسیاں۔ مدر ٹنکچرز، شوگر آف ملک۔

گولیاں ٹکیاں، خالی شیشیاں اور ہومیوپیتھک بائیوکیمک کتب و دیگر سامان وغیرہ تھوک و پرچون خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں!

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی — برانچ — ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون: ۶۰۷/۶۰۶

بواسیر PILES

جناب ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب محمود چک ۲۸۵ ای۔بی ضلع ساہیوال نے لکھا:۔
"آپ کی تیار کردہ پائلز کیور (PILES CURE) مریضوں کو استعمال کروائی اور اکثر مفید پایا۔ میرا ایک دوست عرصہ سے بواسیر کی مرض میں مبتلا تھا۔ پائلز کیور PILES CURE کے استعمال سے وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔"

مکمل کورس -/۱۰ بذریعہ ڈاک -/۱۱

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس — ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ
فون: ۶۰۷/۶۰۶

ادویات ہومیوپیتھک و بائیوکیمک

۱۲ - ۳x - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ایک لاکھ تا ۵۰ لاکھ گولیاں۔ ٹکیاں۔ مدر ٹنکچرز۔ ملک شوگر۔ آئنٹمنٹ۔ شوگر۔ شیشیاں۔ کارک۔ ہومیوپیتھک لاہور اور کراچی کے نرخوں پر
فہرست پرانے اور پیچیدہ امراض کی مجرب دوائیں
مفت حیرت انگیز معلومات کا خزانہ پیشگی کی کتاب کارڈ آنے پر
خرچ ڈاک ہر دوا -/۵۰ اس سے زائد خرچ بذمہ ادارہ ہوگا۔

گیسٹر کیور۔ تبخیر معدہ اور پرانی بدہضمی کے لئے اکسیر اعظم۔ قیمت -/۳

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال
رحمت بازار۔ برانچ گولبازار ربوہ

اپنے کاروبار کی وسعت کیلئے الفضل میں اشتہار دیجئے

نظر اور دھوپ کی عینکوں کی
مشہور دکان
ممتاز آپٹیکل سروس
★
ڈاکٹر ممتاز احمد
کچہری بازار۔ لائل پور
فون
۲۲۵۰

ہر قسم کا اسلامی اور
احمدیہ لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار ربوہ
سے
حاصل کیجئے
(مینیجنگ ڈائریکٹر)

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر
گوشت پوست چڑھانے کی نایاب دوا
جسمانی اور دماغی نشوونما کے لئے اکسیر ہے۔ خوب بھوک لگا کر کھایا پیا خوب ہضم کر کے بکثرت خون پیدا کرتا ہے تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا اور لگاتار استعمال سے جسم پر گوشت پوست پیدا کرتا ہے قیمت -/۴ ڈاک سے ۵/۵۰

داغ۔ دھبے۔ کیل مہاسے پھنسیاں
چھائیاں غائب کر کے چہرے کو کندن کی طرح صاف کرنے کیلئے تیلکین۔ کھانے اور لگانے کی دوا
۱۲ ماہ کورس۔ قیمت -/۹ روپے

لیکوری لیکوریا کی کامیاب اور مجرب دوا۔ فوری اور مکمل فائدہ
قیمت -/۴ روپے

کمزور اور سوکھے بچوں کو ہرا بھرا
کرنے والی دوا "پیور بے بی ٹانک" خالص اجزاء سے تیار کی جاتی ہے۔ ہرے پیلے دست سوکھا۔ بدہضمی۔ مٹی کھانے کی عادت دور کرتی اور بچوں کو پرخون اور صحت مند بناتی ہے۔ قیمت -/۳ روپے۔

آب حیات "پیور گولڈ وائلس" دل کی کمزوری۔ ضعف۔ دھڑکن۔ گھبراہٹ کا فوری اور کامیاب علاج مستقل طاقت کی بے خطر دوا۔ قیمت -/۳ روپے

پیٹ کے ہر قسم کے کرم، ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے والی
ورم کیور مجرب دوا
قیمت -/۵ روپے

دانت کا شدید درد ناقابل برداشت درد سکور یا مسوڑھوں کا درد۔ فوری اور مستقل طور پر دور کرنے کی مجرب دوا کھانے اور لگانے کے لئے۔ قیمت -/۲ روپے
پائیوریا کیور مسوڑھوں سے خون پیپ روکنے کی مجرب دوا -/۱۰
کیریز کیور دانتوں کی ہڈی کے گھن کو ختم کرنے کی مجرب دوا قیمت

طاقت کی خاص دوائیں۔ پیور سپیشل ٹانک۔ ٹیب مردانہ
پیکلین۔ ایلین سپیشل ڈراپس۔ کنٹرول کورس سے زائد مفید ہیں۔

پیور ٹوتھ پاؤڈر دانتوں کی روزانہ صفائی اور تمام امراض سے بچانے کے لئے نئی ایجاد۔ قیمت -/۵۰ روپے

شفائے ابھارہ جاننے کے خطرناک ابھارہ کو بھی غائب کر دینے والی مجرب دوا
قیمت -/۷۵ فی درجن -/۶

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال۔ رحمت بازار ربوہ۔ برانچ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین (رجسٹرڈ)

خشک و تر خارش

داد چنبل

پھوڑے پھنسی

کیل چھائیوں

اور پرانے زخموں کیلئے

نہایت مفید اور مجرب مرہم ہے

تیار کردہ:

اختر یونانی لیبارٹریز لائلپور (پاکستان)

فون ۶۹۰۶

اپنے شہر کے قریبی دوافروش سے طلب کریں!

سٹاکسٹ برائے ربوہ:

جالب میڈیکل سٹور
بشارت مارکیٹ

ناصر دین میڈیکل سٹور
گول بازار

شاہ میڈیکو
رحمت بازار

سٹاکسٹ
حمیدیہ دواخانہ
عبداللہ پور
لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا
سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا علاج کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق
حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)
مکمل کورس: بیس روپے ۲۰/- (چار صد گولیاں)

ہمارا اصول

- صاف ستھرے اجزاء
- دیانتدارانہ دوا سازی
- عمدہ پیکنگ
- غریبانہ قیمت
- مخلصانہ مشورہ

اور اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون
فی شیشی - پانچ روپے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس دس روپے ۱۰/-

حبّ مفید النساء
بے قاعدگی کی دوا
ایک ماہ پانچ روپے

حبّ مسان
سوکھے کی مجرب دوا
فی شیشی تین روپے ۳/-

شہزادین
مرض اٹھرا کی پڑیاں
ایک ماہ کی دوا دس روپے ۱۰/-

تسہیل ولادت
پیدائش کی گھبراہٹ کو آسان کرتی ہے
قیمت تین روپے ۳/-

زوجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
ایک ماہ بیس روپے ۲۰/-

نرینہ اولاد گولیاں
محبوب دوا
فی کورس پچیس روپے ۲۵/-

سرویشی
نوجوانوں کی صحت کی نگہبان
قیمت دس روپے ۱۰/-

تریاق معدہ
تبخیر معدہ، پیٹ درد اور نظام ہضم کی خرابیاں دور کرنے کے لئے
فی شیشی دو روپیہ ۲/-

اکسیر تبخیر
تبخیر معدہ، ضعف قلب اور ذہنی پریشانی کی دوا
فی شیشی پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر (فون ۳۴۸۴) — گوجرانوالہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود — ربوہ ○ پھلیلی پار — ٹنڈو محمد خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے مشہور و معروف ادارہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی شائع کردہ کتب

سرورِ کونین سیدِ ولدِ آدم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ

سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ دوم

مصنفہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ معرکۃ الآراء تصنیف مستند اور صحیح حالات پر مشتمل ہے اور نامور محققین سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے

ہر مسلمان کیلئے حضور کی سیرۃ کا مطالعہ ضروری ہے

ہدیہ مجلد حصہ دوم -/۱۱ روپے

علاوہ محصولڈاک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ چوراسی (۸۴) کتب کا

مکمل سیٹ

تیئس (۲۳) جلدوں میں

ہدیہ: -/۳۵۰ روپے ۔ علاوہ محصولڈاک

نوٹ :۔ جلد ششم تا پندرہ اس وقت سٹاک میں ختم ہیں دوبارہ چھپ رہی ہیں۔ طبع ہو جانے پر خریداران کو بھیج دی جائیں گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات

یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ -/۱۱۰ روپے صرف

علاوہ محصولڈاک

نوٹ :۔ جلد اول و دوم اس وقت سٹاک میں ختم ہے

باقی ۸ جلدوں کی رعایتی قیمت -/۸۰ روپے ہے

فصل الخطاب

سیدنا حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی

ردّ عیسائیت پر مبسوط کتاب

جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔

ہدیہ مجلد فی جلد سات روپے علاوہ محصولڈاک

فضائل القرآن

سیدنا حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ

ہدیہ مجلد سات روپے -/۷ فی جلد

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پر معارف و پر حکمت

تفسیر کبیر

اس وقت صرف چار جلدیں سٹاک میں موجود ہیں۔ باقی سات نایاب ہیں

جلسہ سالانہ پر حاصل کریں

ہدیہ چار جلد ۳۲/۵۰ روپے علاوہ محصولڈاک

تذکرہ

مجموعہ الہامات، کشوف و رویاء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات، کشوف و رؤیا کا مجموعہ تذکرہ (ایڈیشن سوم) الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات و کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اول و دوم میں شامل نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس کے ساتھ ایک سو بانوے صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے

صفحات ۱۰۱۸ ۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ و طباعت عمدہ ۔ ہدیہ علاوہ محصولڈاک صرف بائیس -/۳۲ روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر شوکت و پر جلال اشتہارات کا مجموعہ

مجموعہ اشتہارات جلد اول

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں۔ ہم انکو مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اول و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہے۔ ہدیہ فی جلد مجلد علاوہ محصول ڈاک -/۱۰ (دس) روپے۔ مکمل سیٹ تین جلدوں ہی تیس (-/۳۰) روپے۔ تیسری جلد بھی جلد شائع ہو جائیگی (انشاء اللہ)

اس کے علاوہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت حاصل کریں

الناشر ۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ٹیلیفون ۴۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاور الیکٹرک کمپنی ملتان

فون ۲۲۲۸

بیرون حرم گیٹ

سامان بجلی، پنکھے، موٹریں، الیکٹرک کیبلز اور سامان وائرنگ کے علاوہ اب

فینسی لائٹس، سٹریٹ لائیٹس، گارڈن لائیٹس، کوٹھیوں اور بڑی عمارتوں کی زیبائش کے دیدہ زیب سامان بجلی کی خدمت کیلئے بھی حاضر ہے:

نئے شوروم میں تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیں

پروپرائیٹر: چوہدری عبداللطیف قادیانی

لٹھا، پارچات خریدتے وقت صرف اپنی دکان

الفردوس

کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں!

ہمارے ہاں نئے ڈیزائنوں میں کریپ، پرنٹ، ٹشوساٹن، بروکیڈ، ڈشنیل، کشمیری شالیں اور سویٹرز کا تازہ سٹاک موجود ہے تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں!

الفردوس کلاتھ مرچنٹ - ۸۵ انارکلی - لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو
جلسہ سالانہ میں شمولیت
مبارک ہو
(حکیم نظام جان)

آپ کے گھر میں:
تریاق کبیر
کی ایک شیشی ضرور ہونی چاہئے اس کے چند قطرے ہیضہ پیٹ درد سنگرہنی نزلہ زکام کو فوری دور کرتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ
دواخانہ خدمت خلق
ربوہ

کاجل نورِ بصر
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے نیز چہرہ کی خوبصورتی کے لئے:
بیوٹی لوشن خریدیں:
تیار کردہ۔ دواخانہ خدمت خلق
ربوہ

• ہمدرد نسواں • زوجام عشق
• دوائی فضل الٰہی • اکسیر شباب
• مرہم اکسیر خاص • شربت خانہ زاد
• حب ہمزاد • حب اسید
• تریاق کبیر • حب مروارید عنبری
• ہوب کبیر • معجون فلاسفہ

اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے دواخانہ خدمت خلق کو یاد رکھیں
فہرست ادویات مفت طلب کریں

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

بواسیر (ہر قسم)
یک روزہ علاج
سہل اور مجرب
دوا کی دوا۔ غذا کی غذا۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام یعنی
مکمل علاج معالجہ تکلیف وہ ٹیکوں اور آپریشن سے نجات
قیمت ۵۰/۷ علاوہ محصول ڈاک
ایچ پاٹلر ہوک کمپنی لمیٹڈ آف کراچی
فارانی منزل بھیرہ (ضلع سرگودھا)

سواللہ
سوکھے کے مرض
بے بی ٹانک BABY TONIC اور پیٹ
کی خرابی کے مریض بچوں کیلئے بہترین دوا اور اعلیٰ ٹانک۔ قیمت ۳/- روپے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۴۰۷ ۴۰۶

زوجام عشق
اعضاء کو طاقت دیتا اور تمام جسمانی کمزوریاں دور کرتا ہے
رعایتی قیمت مکمل کورس مبلغ ۲۰ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

محترمہ حضرت صاحبزادی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:-
"میں نے آپ کی دکان کی ہاضمہ کی چورن "تریاق سلیمانی" کسی کے گھر کھائی تھی وہ مجھے پسند آئی۔ ایک شیشی دے دیں۔ وہ نفخ بدہضمی وغیرہ کے لئے بھی دیکھا بھی اور دیکھا کہ بیدنسی بلی نے اسے واقعی نہایت مفید پایا ہے۔ کبھی کبھی ریاح کی تکلیف میں سر درد کا لیتی ہوں۔"
تیار کردہ: المنار دواخانہ ربوہ

جدید فیشن کے مطابق سونے کے زیورات
سادہ وجڑاؤ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما سیٹ و تحائف کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ۔ شاہراہ قائد اعظم (فون نمبر ۵۲۶۲۳) لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی:
پاک ٹمبرز
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور
کو:
ہمیشہ یاد رکھیں! فون نمبر ۴۲۶۱۸

حیوانات کی امراض کی مجرب دوائیں
اکسیر اپھارہ۔ اکسیر بندش۔ اکسیر پستان۔ اکسیر منہ کھر۔ اکسیر جیر۔ اکسیر چیچک۔ اکسیر حمل۔ اکسیر درد۔ اکسیر دودھ۔ اکسیر رحم۔ اکسیر کمزوری۔ اکسیر منہ کھر۔ اکسیر بھی پھوڑا۔ اکسیر سرکن۔ اکسیر داد (حفظ ماتقدم) واہ روک۔ اکسیر گل گھوٹو (حفظ ماتقدم) خناق روک۔ تریاق زہر۔ دادگیر۔ ایڈ برائے حیوانات ۔ مرغیوں کیلئے اکسیر رانی کھیت اور پولٹری کیور۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ۔ درجن اور زیادہ پر ۳۳ فیصد کمیشن
ویٹرنری میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
ہیڈ آفس: فون ۴۰۷۔ ۴۰۶

دوائی فضل الٰہی
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ
اولاد نرینہ
کے لئے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۹ ماہ ۲۰ روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا

• پاپلین • لٹھ

• کیمرک • فلالین

• رنگدار و پرنٹ

بنانے والے

مقبول روڈ لائل پور :

فون ملز	فون آفس منڈی گلی	فون آفس گول کپڑا
۷۹۴۶	۲۴۸۳	۲۳۵۴

ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں

ہر قسم کا چمڑا

• کینوس کے ٹرنک • سوٹ کیس
• ہولڈال • ہینڈ بیگ
• سامان سیڈلری • سفر کی ضروریات
کا سامان۔ • جہیز میں دینے والے
تحائف
خریدنے کیلئے
ہمارے شوروم میں تشریف لائیے

ایم الٰہی بخش حسین بخش

۱۳۱- انارکلی - لاہور

شیزان

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور

ORIENT

سیلان بند

سیلان الرحم (لیکوریا) جو نہ صرف زندہ درگور کر دیتی ہے بلکہ یہ بیشمار امراض کا پیش خیمہ ہے ہماری ایجاد کردہ دوا "سیلان بند" بفضل تعالیٰ اس مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اور کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لا کر تندرستی بخش دیتی ہے

قیمت -/۳ روپے

فیلم کیپسولز طاقت کی لاثانی دوا

قیمت -/۴ روپے

پیپلز یونانی دواخانہ ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوب صورتی کے لئے بہترین تحفہ

اکسیر اٹھرا

حمل ضائع ہو جاتے ہوں بچے لاغر اور سوکھ جاتے ہوں یا بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہوں یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کے لئے از حد مفید ہے فی کورس : اٹھائیس روپے

(نوٹ)

ہر قسم کی پیچیدہ پوشیدہ امراض کا علاج تسلی بخش کیا جاتا ہے

شفاخانہ رفیق حیات

گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَمِنْهُم مَّن قَضٰى نَحْبَهٗ

بعض وفات یافتہ بزرگ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خادم

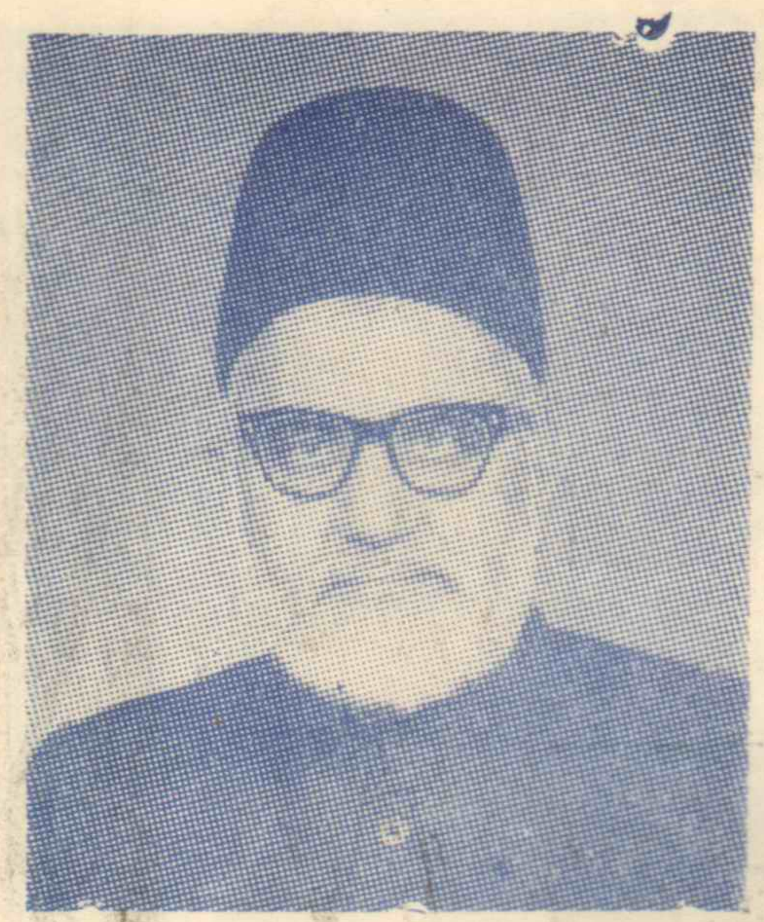

محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج ہائیکورٹ لاہور
تاریخ وفات ۱/۴/۷۳

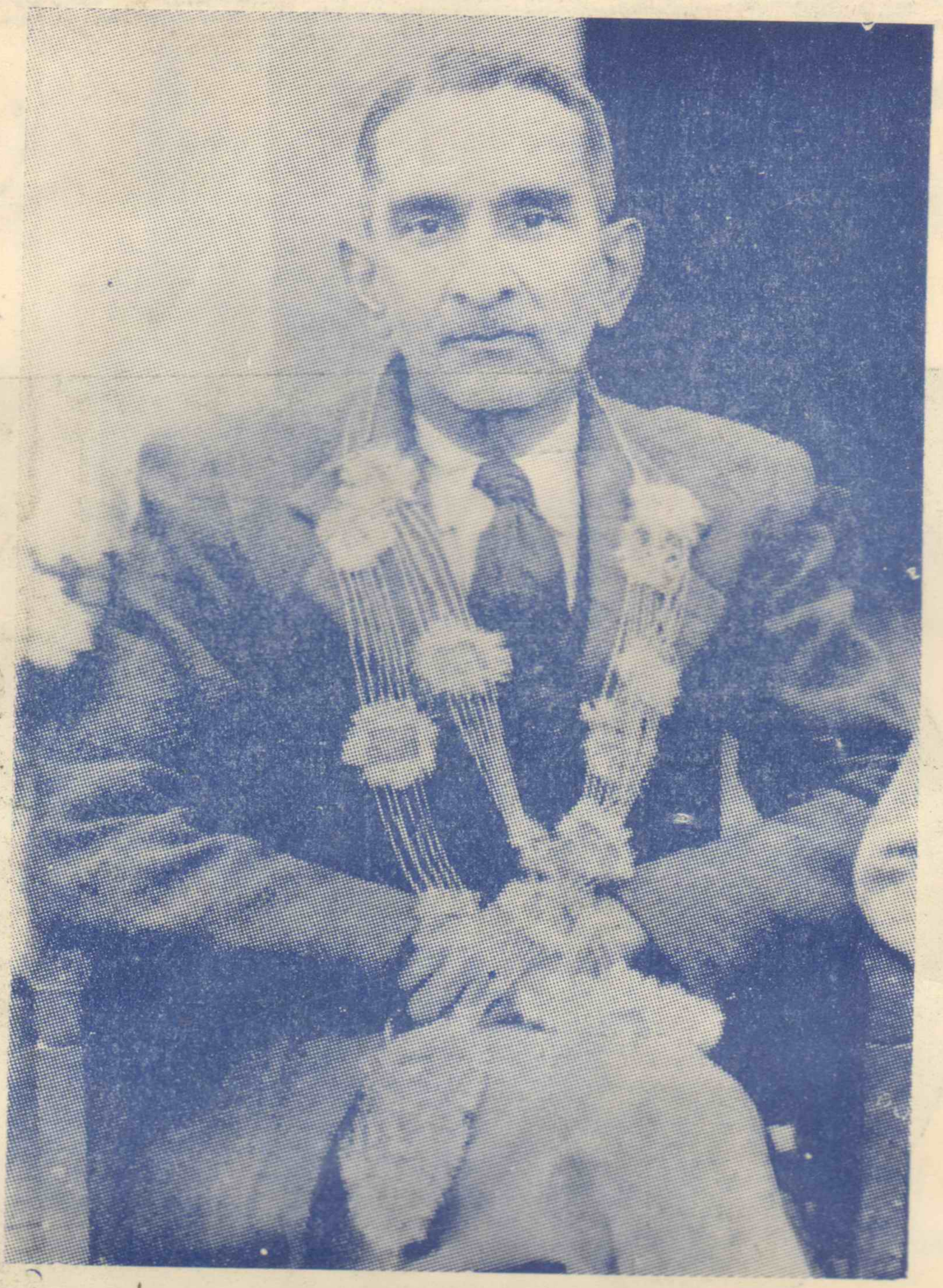

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ
تاریخ وفات ۲۵/۱/۷۳

محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ
تاریخ وفات ۲۵/۴/۷۳

محترم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی
تاریخ وفات ۲۸/۱۰/۷۳

محترم مولوی تاج دین صاحب ناظم دارالقضاء
تاریخ وفات ۲۹/۹/۷۲

محترم میاں پیر محمد صاحب آف پیرکوٹ
تاریخ وفات ۷/۱۱/۷۲

محترم میاں محمد دین صاحب سیالکوٹ
تاریخ وفات ۱۳/۱/۷۱

محترم مرزا محمد حسین صاحب المعروف چٹھی مسیح
تاریخ وفات ۵/۵/۷۱

محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب آف کنری
تاریخ وفات ۱۶/۲/۷۱

محترم حکیم زاہد حسین صاحب آف نوکوٹ

محترم حاجی اللہ بخش صاحب منگو ضلع سیالکوٹ

محترم امیر بخش صاحب آف بھینی

محترم میاں نذیر محمد صاحب دہلی دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعتی انقلاب کی زرخیز راہوں پر
جگہ جگہ یو بی ایل کی شاخوں کا سلسلہ
محنت کش کسانوں کی خدمت کیلئے مستعد و منتظر

زمین زرخیز ہے اور کسان محنت کش ۔ زراعتی انقلاب پیداوار کی افزائش
اور بہتری اور کسانوں کی خوشحالی کے لئے نئی راہیں کھول رہا ہے۔
یو بی ایل ان راہوں پر چلنے کے وسائل فراہم کرنے اور مسائل حل کرنے میں
آپ کا معاون و مددگار ہے۔
یہ وسائل کیا ہیں ــ ؟ عمدہ بیج کی بروقت فراہمی، مناسب کھاد، حسب ضرورت
ٹریکٹر، ٹیوب ویل وغیرہ، صحت مند مویشی اور زراعت کے متعلق بہتر معلومات۔
عمدہ فصلوں کے خوب پھولنے پھلنے سے سب کے لئے خوشحالی آئے گی۔

راہِ ترقی میں پیش پیش

یو بی ایل

انٹرنیشنل بینک

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL-R.6.193.73.UD.

R: LINTAS

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحیٔ ـــ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز